عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
انٹرنیشنل
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
جلد نمبر ۸ | شمارہ نمبر ۲۰

اسلام کی سحر آفرینی ۔ وہ تو پتھر سے بھی ایمان کے چشمے نمودار کر دیتا ہے

وصال مبارک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اکابر کی نظر میں

بھارت میں انسانی ہڈیوں کی خرید و فروخت کا کاروبار

ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد کو کامیاب بنایئے

مرزا قادیانی کی ۵۰ الماریوں میں سے صرف دو صفحات کا عکس

کیا کوئی قادیانی باپ اپنے نوجوان بیٹے بیٹیوں اور کوئی بھائی اپنی بہنوں کے سامنے یہ صفحات پڑھ سکتا ہے؟

بزمِ ختم نبوت

دل کا نذرانہ

ملک محمد سرور صاحب ننکانہ

السلام علیکم الحمدللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ ننکانہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جیالے کارکنوں نے بہت اعلیٰ کام کیا۔ جس سے مجھے بھی اس کام کی توفیق حاصل ہوئی۔ الحمدللہ میں اپنے اصلی مقام یعنی آقائے ختم نبوت کے لئے جان کا نذرانہ پیش کرنے کو تیار ہوں۔ یہ ساری دولت اس ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ حاصل ہوئی اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے

پھولوں کی خوشبو

فـ محمد جمیل اختر رحمانی

میں بہت عرصہ سے ہفت روزہ ختم نبوتؐ بہت شوق سے پڑھتا ہوں۔ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وعلیہ وسلم کے حالات زندگی اور صحابہ کرامؓ کے حالات زندگی پر سنہرے حروف سے روشنی ڈالی جاتی ہے۔ جسے پڑھ کر ہر اہل ایمان کا ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ اور سچ پوچھئے تو بہت روحانی سکون میسر آتا ہے۔ اور بدکردار ناپاک قادیانیوں کے حالات سے آگاہی ہوتی ہے۔ ہر مسلمان اس میگزین یعنی رسالہ ختم نبوت کا ضرور ہر ہفتے کا مطالعہ کرے۔ میرے خیال میں رسالہ ختم نبوتؐ ایک پھول کی خوشبو کی مانند ہے۔ جس نے پڑھ لیا وہ اس کی خوشبو سے تروتازہ رہتا ہے۔

عدل وانصاف

حاکم اعلیٰ ہمارا خدا ہے

اول وآخر سہارا خدا ہے

عدل وانصاف اسلامی معاشرہ کا ایک اہم جزو ہے۔ کسی چیز کے ٹھیک اپنی جگہ اور اپنی حدود کے اندر ہونے کا نام عدل ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو پوری کائنات کا نظام عدل کے سہارے پر قائم ہے۔ اور پوری کائنات کی پرورش بھی اللہ تعالیٰ کے عدل کی بدولت ہو رہی ہے۔ عدل وانصاف صرف حکومت کا نظام چلانے کے لیے ہی ضروری نہیں ہے۔ بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں اس کی اشد ضرورت ہے۔

مثال کے طور پر ناپ تول میں کمی بیشی سے جو نقصان پہنچتا ہے۔ وہ انسانی زندگی پر بہت بری طرح اثر انداز ہوتا ہے۔ اس لئے اسلام نے لین دین کے معاملات میں عدل وانصاف کی خاص ہدایت کی ہے۔ لیکن اب عدل وانصاف کی جگہ رشوت نے لے لی ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو قوم بھی عدل وانصاف کا دامن چھوڑ دیتی ہے۔ تباہی وبربادی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ اس لئے ہر اسلامی آئین میں آزاد عدلیہ قائم کرنے پر بہت زور دیا جاتا ہے تاکہ کسی پر ظلم یا زیادتی نہ ہونے پائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خاندان قریش کی بارسوخ عورت پر چوری کا الزام ثابت ہونے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ اس پر حضرت زید بن ثابتؓ نے اس بارسوخ عورت کی سفارش حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ آپؐ نے فرمایا اگر میری بیٹی بھی ایسا کرتی تو میں اسے معاف نہ کرتا۔ اس سے عدل وانصاف کی اہمیت اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔

اب ہماری حکومت میں کیا نظام چل رہا ہے۔ جو چاہے کسی کو قتل کر دے۔ اس پر کوئی پابندی نہیں۔ اگر وہ پکڑا بھی جائے تو رشوت اس کا سہارا بن جاتی ہے۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا کہ غریبوں پر ظلم کیا جائے۔ غریبوں کو ملازمتوں سے جواب دیا جائے۔ اور امیروں کو خواہ وہ اسلام کے دشمن مرزائی ہوں۔ انہیں اونچے عہدوں پر فائز کیا جائے۔ کیا یہ عدل ہے۔

میں حکومت سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اسلام دشمن کو اس پاک زمین پر جگہ کیوں دے رہی ہے۔

حکومت یہ سب کچھ برداشت کر رہی ہے۔ اور خاموشی سے بیٹھی ہوئی ہے لیکن دشمن ہمارے نبیؐ کی توہین کر رہے ہیں۔

صحابہ کرامؓ کی توہین کر رہے ہیں۔ قرآن مجید میں رد و بدل کر رہے ہیں۔ یہ سب کچھ دیکھ کر بھی حکومت دشمنوں پر قانون لاگو نہیں کرتی۔ کیا یہ سب کچھ رشوت کی بدولت نہیں ہے؟

میری حکومت سے گزارش ہے کہ وہ قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اصولوں پر چل کر اسلام کی خدمت کرے۔ چوروں کو سزا دے۔ اور دشمنوں کو فوراً اونچے عہدے سے نکال کر دیا جائے۔ تاکہ اسلام کی حفاظت ہو سکے۔

ٹی وی اور ڈاکٹر سلام

حبیب الٰہی منڈی بہاؤالدین

بروز جمعۃ المبارک شام ۷ بجے پاکستان ٹی وی کراچی کی نشریات زیر عنوان "علم کے راستے" پروگرام نشر ہوا تھا۔ میزبان کوئی پرویز مسعود بھائی تھے۔ اس میں سائنس کی افادیت، اور اس کے حصول کی کوششوں میں مختلف پروفیسر اور ڈاکٹر صاحبان نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ اسی دوران میزبان نے نہایت اونچے الفاظوں میں متعارف کرایا کہ آج خوش قسمتی سے پوری دنیا کے اور پاکستان کا نام بلند کرنے والے مشہور سائنس دان خیال تھا کہ ڈاکٹر قدیر خان کا نام لے گا۔ مگر اس وقت دل پر جو ناقابل بیان بات گزری کہ نام اس بے غیرت اناؤنسر نے عبدالسلام پروفیسر لعین کا لیا۔ اس سے ارباب اقتدار کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اور کیوں ہو رہا ہے۔

باقی صـ ۲۷

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

هفت روزہ

اشاعت ۲۵ ربیع الاول تا ۲ ربیع الثانی
مطابق ۲۷ اکتوبر تا ۲ نومبر ۱۹۸۹ء شمسی
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر 20

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

اِس شمارے میں

① ختم نبوت کانفرنس کو کامیاب بنائیے ۔۔۔۔۔ ۵
② اسلام کی سحر آفرینی ۔۔۔۔۔ ۶
③ سیدنا فاروق اعظمؓ کا علمی تفوق ۔۔۔۔۔ ۸
④ سیدنا امام اعظمؒ ۔۔۔۔۔ ۹
⑤ وصال مبارک صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔۔۔ ۱۰
⑥ انسانی ہڈیوں کا کاروبار ۔۔۔۔۔ ۱۲
⑦ قادیانی مبلغ کی عبرتناک موت ۔۔۔۔۔ ۱۴
⑧ مرزا کی ۸۰ بیماریوں میں سے دو صفحے ۔۔۔۔۔ ۱۵
⑨ ختم نبوت پر صحابہؓ اور علماء کا اجماع ۔۔۔۔۔ ۱۸

سرکولیشن منیجر

محمد انور

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۔ ۷۴۸۰۰
فون نمبر: ۷۱۷۸۸۶

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ

سالانہ ۔۔۔۔۔ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۔۔۔۔۔ ۷۵ روپے
سہ ماہی ۔۔۔۔۔ ۳۵ روپے
فی پرچہ ۔۔۔۔۔ ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۳۵ ڈالر

چیک یا ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان

● حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ۔۔۔۔۔ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
● مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمد داؤد یوسف صاحب ۔۔۔۔۔ برما
● مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ۔۔۔۔۔ پاکستان
● شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ۔۔۔۔۔ متحدہ عرب امارات
● حضرت مولانا محمد یونس صاحب ۔۔۔۔۔ بنگلہ دیش
● حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ۔۔۔۔۔ جنوبی افریقہ
● حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ۔۔۔۔۔ برطانیہ
● حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ۔۔۔۔۔ کینیڈا
● حضرت مولانا عیسیٰ منگار صاحب ۔۔۔۔۔ فرانس

نارتھ امریکہ

○ وینکوور ۔۔۔۔۔ جمال عبدالستار
○ ایڈمنٹن ۔۔۔۔۔ عامر رشید
○ کیلگری ۔۔۔۔۔ میاں مجید
○ ٹورنٹو ۔۔۔۔۔ حافظ سعید احمد
○ مونٹریال ۔۔۔۔۔ آفتاب احمد
○ واشنگٹن ۔۔۔۔۔ کرامت اللہ
○ شکاگو ۔۔۔۔۔ محمد عبدالغنی
○ لاس اینجلس ۔۔۔۔۔ فرقان سیٹھ
○ میکر پینٹو ۔۔۔۔۔ چوہدری محمد شریف گوری

بیرون ممالک نمائندے

○ قطر ۔۔۔۔۔ قاری محمد اسماعیل شیدی
○ دوبئی ۔۔۔۔۔ قاری محمد اسماعیل
○ ابوظہبی ۔۔۔۔۔ قاری وصیف الرحمٰن
○ بحرین ۔۔۔۔۔ محمد یوسف
○ ہالینڈ ۔۔۔۔۔ اسماعیل قاضی
○ سوئٹزرلینڈ ۔۔۔۔۔ لے یو انصاری
○ جرمنی ۔۔۔۔۔ محمد اقبال
○ اسپین ۔۔۔۔۔ راجہ حبیب الرحمٰن
○ ڈنمارک ۔۔۔۔۔ محمد ادریس
○ ناروے ۔۔۔۔۔ میاں اشرف جاوید
○ افریقہ ۔۔۔۔۔ محمد زبیر افریقی
○ ماریشس ۔۔۔۔۔ محمد اخلاص احمد
○ ٹرینیڈاڈ ۔۔۔۔۔ اسماعیل نافذا
○ ری یونین فرانس ۔۔۔۔۔ عبدالرشید مزارگ
○ بنگلہ دیش ۔۔۔۔۔ محی الدین خان
○ مغربی جرمنی ۔۔۔۔۔ مشتاق الرحمٰن
○ سنگاپور ۔۔۔۔۔ سید زبیر حسن بخاری

سبحان اللہ

یہ ٹھنڈی ہوا کا ہر جھونکا
جھونکوں سے لچکنا شاخوں کا
شاخوں میں چٹکنا کلیوں کا
اور اس پہ مہکنا پھولوں کا
سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ ابر یہ بوندیں، اور یہ ہوا
چڑیوں کی چہک کوئل کی نوا
دیکھو تو ذرا، دیکھو تو ذرا
آتی ہے نظر کیا شان خدا
سبحان اللہ سبحان اللہ

پھولوں کی مہک پیاری پیاری
خوشبو سے فضا مہکی ساری
سرسبز چمن کی ہر کیاری!
یہ قدرت کی ہے گل کاری
سبحان اللہ سبحان اللہ

حافظ عبدالسمیع ادیب ماہر

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی ثانی نہ دیکھا آپ کا ساری خدائی میں
جھلک ہے آپؐ کی ہر پھول کی جلوہ نمائی میں
بتائیں آپ کو کیا دوستو عظمت مدینے کی!
بڑا رتبے میں ہے شہر نبیؐ ساری خدائی میں
سبھی ہیں آپؐ کے تابع کوئی خاکی ہو یا نوری
سکوں ملتا ہے سب کو آپؐ کے در کی گدائی میں
عقیدے کا میں اپنے برملا اظہار کرتا ہوں
خدا واحد خدائی میں ہے، محمدؐ مصطفائی میں
دعا کرتا ہوں میں صبح و مسا نمناک آنکھوں سے
بفیض مصطفےؐ کٹ جائیں دن میرے بھلائی میں
میں سمجھوں گا کہ میں نے پائی دولت دونوں عالم کی
کرے گر زندگانی آپؐ کی مدح سرائی میں
وہ دلکش مہبط جبریل وہ صدیقہؓ کا حجرہ!
کبھی دیکھیں گے آنکھوں سے اسی عمر عطائی میں
میرا دل روز محشر سے نہیں خائف بحمداللہ
محبت آپؐ کی ضامن ہے خود میری رسائی میں
فرشتوں سے گواہی وہ نہ لیں میری محبت کی!
میری نعتیں ہی کافی ہیں قمر میری صفائی میں

قمر حجازی اوکاڑا

اداریہ

ختم نبوت کانفرنس (صدیق آباد) کو کامیاب بنائیے

الحمدللہ امسال بھی قادیانیوں کے مرکز صدیق آباد ربوہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس پوری آب وتاب کے ساتھ ۲،۳ ،نومبر بروز جمعرات وجمعہ منعقد ہو رہی ہے۔

شمع ختم نبوتؐ کے پروانوں اور تاجدار ختم نبوتؐ کے دیوانوں پر یہ فرض عائد ہو جاتا ہے۔ کہ وہ ختم نبوت کانفرنس کو ہرگز نہ بھولیں۔ اور جہاں آپ اپنے ذاتی کاموں کے لئے دن بلکہ ہفتے ضائع کر دیتے ہیں۔ وہاں صرف دو دن یعنی جمعرات اور جمعہ کو (۲،۳ نومبر) ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوتؐ کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے قربان کردیں۔

دوسرے شہروں میں ہونے والی کانفرنسوں اور جلسوں کے مقابلہ میں صدیق آباد میں منعقد ہونے والی اس کانفرنس کی اہمیت بہت ہی زیادہ ہے۔

اس لئے کہ یہ مرزائیوں کی اسٹیٹ میں ہو رہی ہے۔ اور کئی سال سے تواتر کے ساتھ اس کا انعقاد عمل میں آ رہا ہے۔ وہ احباب باجماعتی کارکن، بزرگ، علماء کرام، طلباء حضرات، جو آس پاس کے شہروں، میانوالی، خوشاب، بھکر، لیہ، جھنگ، فیصل آباد، لاہور، گوجرانوالہ اور گجرات میں رہتے ہیں ان پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ وہ نہ صرف خود شریک ہوں، بلکہ دوسروں کو بھی شرکت کی ترغیب دیں۔

عموماً دیکھا گیا ہے۔ کہ صوبہ سرحد کے اضلاع ڈیرہ اسمٰعیل خان، بنوں، ہزارہ ڈویژن مردان، پشاور بلوچستان وغیرہ سے شمع ختم نبوت کے پروانے کارواں در کارواں بسوں، ویگنوں، کے ذریعے کافی رقم خرچ کر کے شریک ہوتے ہیں۔ بلاشبہ یہ ان کی جانی و مالی بہت بڑی قربانی ہے۔ اور ہم انہیں زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ جب اتنے دور دراز کے احباب اپنے پیسے اور قیمتی وقت کی قربانی دیتے ہیں۔ تو آس پاس کے شہروں اور دیہاتوں کے احباب کا یہ فرض ہے کہ وہ قربانی دیں اور اس کانفرنس کو پہلے سے بھی زیادہ کامیابی سے ہمکنار کریں۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ حکومت کی تبدیلی کے ساتھ ہی قادیانیوں کو بھی پر لگنے شروع ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے اشتعال انگیزی کے ساتھ شرارتیں بھی شروع کر دی ہیں۔

جڑانوالہ میں قرآن پاک کی بے حرمتی، فائرنگ کر کے ایک مسلمان کو شہید کرنا، ننکانہ، مغلپورہ لاہور، سرگودھا کے چکوک میں فائرنگ کے واقعات، چونڈہ، ضلع سیالکوٹ میں مسجد کی بے حرمتی اور کھاریاں چک سکندر پور میں ایک مسلمان کی شہادت اور کئی ایک کا زخمی ہونا، املاک کو نقصان پہنچانا یہ تمام واقعات ہمیں اس بات کی دعوت دے رہے ہیں۔ کہ ہم جوق در جوق، قافلہ در قافلہ اپنے اپنے علاقوں اور شہروں سے روانہ ہوں اور باہمی یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ربوہ کے مرزائیوں پر ثابت کر دیں کہ ختم نبوتؐ کے پروانے بیدار ہیں۔ اور اگر آئندہ تم نے کوئی اشتعال انگیزی کی تو اس کا جواب تمہارے ہی انداز سے دیا جائے گا۔

جو سال گذر چکا ہے۔ اس کی ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر نے مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ جس میں علماء کرام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلکہ تمام مسلمانوں کی موت اور قادیانیت کی فتح کی پیش گوئی کی گئی تھی۔ مباہلہ کی مدت گذشتہ ۱۰ جون کو ختم ہو گئی۔ الحمدللہ! جن کو مرزا طاہر نے چیلنج دیا تھا۔ اس عرصہ میں انہیں کوئی خراش تک نہیں آئی۔ آپ حضرات پر مرزا طاہر کے چیلنج کے بعد یہ ذمہ داری عائد ہو گئی کہ اس کانفرنس کو شرکت فرما کے کامیاب بنائیں۔

ہم یہاں ایک اہم خوشخبری بھی سنا دینا چاہتے ہیں کہ اس سال پڑوسی ملک بھارت سے کثیر تعداد میں اکابرین، علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں۔ جن کا نام بتانے میں کچھ مصلحتیں حائل ہیں۔ البتہ یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس کانفرنس کی اہم شخصیت مسلمانانِ عالم کی بہت بڑی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا سعید احمد پالن پوری دامت برکاتہم ہوں گے۔ اور وہی خطبہ جمعہ بھی دیں گے۔

آپ آئیے اکثر تعداد میں آئیے۔ اور حضرت شیخ الحدیث سمیت بھارت سے آنے والے اکابر علماء کرام کی زیارت کے ساتھ ساتھ ان کا انتہائی گرم جوشی سے استقبال کیجئے۔

اسلام کی سخت جانی

اسلام تو پتھر سے ایمان کے چشمے نمودار کر دیتا ہے

مولانا محمود الازہار ندوی

اس صدی کے اوائل میں جب یورپین طاقتیں خاص طور سے برطانیہ فرانس اور روس خلافت عثمانیہ کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر متحد تھیں اور انہوں نے اس امر کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے خلافت عثمانیہ کے ماتحت علاقوں پر یکے بعد دیگرے قبضے بھی کئے اور ترکی کو مجبور بھی کیا کہ وہ ان کے مطالبات تسلیم کرے، مگر ترکی نے سخت دباؤ اور دشوارکن حالات کے باوجود سپر نہیں ڈالی، آخر ترکی کب تک ان کا مقابلہ کرتا، بالشویک انقلاب نے ترکی کے لئے یہ راستہ ضرور بنا دیا تھا کہ وہ روس سے ان تمام علاقوں کو واپس لے لے جن پر اس نے قبضہ کر لیا تھا، مگر امریکہ کی شمولیت نے روس کی کمی پوری کر دی اور اتحادیوں کی طاقت میں کوئی فرق نہیں آنے پایا۔ اور اتحادی فوجیں شام وفلسطین پر حملہ آور ہوئیں انگریزی فوج غزہ پر حملہ آور ہوئی اور ۳۱ر اکتوبر ۱۹۱۷ء کو انگریزوں نے بیرشیبہ پر قبضہ کر لیا اور پھر ایک ہفتہ کے بعد غزہ بھی فتح ہو گیا غزہ کی تسخیر نے انگریزوں کے لئے شام کا راستہ صاف کر دیا اور وہ شام وفلسطین کے تمام اہم مقامات پر یکے بعد دیگرے قابض ہوتی گئیں۔ چنانچہ ۹ر دسمبر ۱۹۱۷ء کو یروشلم نے بھی ہتھیار ڈال دیئے اور عکہ و حیفہ پر قبضہ ہو گیا۔ اس فوج کی کمان جنرل ایلن بی کر رہا تھا، ادھر فرانسیسی بیڑہ ۶ر اکتوبر کو بیروت کی بندرگاہ میں پہونچا اور بیروت بھی اتحادیوں کے قبضہ میں آ گیا، پھر طرابلس اور حمص بھی اتحادیوں سے نہ بچ سکے، فرانسیس فوج کی کمان جنرل گورو کر رہا تھا، جنرل گورو اور جنرل ایلن بی اپنے بغض اور کینہ کو اس وقت نہ چھپا سکے، اور دل کی بات زبان پر لے ہی آئے، جنرل ایلن نے یروشلم میں داخل ہوتے ہی کہا "آج محاربات صلیبیہ اختتام کو پہنچی"، اسی طرح فرانسیس جنرل سلطان صلاح الدین ایوبی کی قبر کے پاس یہ کہے بغیر نہ رہ سکا "اے صلاح الدین ہم لوگ واپس آ گئے ہیں۔"

ان دونوں جنرلوں کی زبان سے جس بغض وعناد کا اظہار ہوا وہ تاریخ کا ایک جزء ہے اسی کینہ نے یورپی طاقتوں کو اسلام کے خلاف بغض اور عناد کے اظہار پر مجبور کیا وہ اب تک یہ لڑائیاں سلطنت عثمانیہ کے خلاف نہیں لڑ رہے تھے بلکہ وہ محاربات صلیبیہ کی شکست کا بدلہ لینے کے لئے بے چین تھے، اور اس میں وہ ان ہی اصولوں پر کاربند تھے جس پر وہ اس سے قبل عمل پیرا تھے کیونکہ ان کا مذہب ایک تھا مسلک ایک تھا اور مشرب بھی ایک تھا، اور اسی وجہ سے مذکورہ دونوں جنرل اسلام کے خلاف اپنی شکشت خوردگی کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یورپ کا مسلم حکومتوں بشمول خلافت عثمانیہ کے پارہ پارہ کرنے میں کیا راز پنہاں تھا، یورپ تو اس میں کامیاب بھی ہوا مگر اس کو کیا خبر تھی کہ صلاح الدین کو آواز دینے والے اور محاربات صلیبیہ کے اختتام کا اعلان کرنے والوں کے ملک میں اسلام کے ماننے والوں کی اتنی بڑی تعداد کا معرض وجود میں آ جانا اور سرکاری طور پر اس کا تسلیم کر لینا ضرور جنرل ایلن بی اور جنرل گورو کے خواب کی تعبیر ہی ہو سکتی ہے؟ اور اسلام کا اس مقدس شہر "کلرمون" فرانس جہاں سے صلیبی دیوانے پوپ اربن دوم کی اپیل پر بیت المقدس فتح کرنے چلے تھے خود وہ اس بات کی شہادت دے رہا ہے کہ اس ملک میں بیس لاکھ اسلام کے نام لیوا بلال کے دیوانے موجود ہیں۔

یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا گمان خود ان طاقتوں کو بھی نہ تھا، وہ تو یہ سمجھتی تھیں کہ مسلم حکومتوں کو ختم کر دینے کے بعد اپنے آپ کو مسلم حکمرانوں سے

محفوظ کر لیں گی، مگر وہ اسلام کی سحر آفرینی سے بے خبر تھیں، اور اس کے سحر میں وہ خود گرفتار ہو گئے آج کل کمیونسٹ اور سوشلسٹ ممالک اسلام کے نام لیواؤں پر کچھ زیادہ ہی مہربان نظر آتے ہیں، اور وہ اپنی شکست خوردگی کا اظہار ان پر کر رہے ہیں۔ ان میں پیش پیش بلغاریا، یوگوسلاویہ، پولینڈ، البانیہ، برما جیسے ممالک ہیں۔

یہ ممالک ان حقائق سے اب تک آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں کہ جو ممالک اس سے قبل اسلام پر پابندی لگائے ہوئے تھے، اب پھر وہی اس کو تسلیم کر رہے ہیں، روس، چین جہاں ایک مدت تک یہ گمان ہوتا تھا کہ وہاں کی مسلم آبادی اپنی انفرادیت کھو کر تحلیل ہو گئی ہے اس کے بارے میں حیرت انگیز اطلاعات نے اسلام کی سحر آفرینی کو دوچند کر دیا ہے۔ فرانس، برطانیہ، اسپین، مغربی جرمنی، امریکہ اور کینیڈا وہ ممالک ہیں جہاں کے مسلمانوں کو اکثریت کے بعد دوسرا درجہ حاصل ہے اور ان کے مذہب کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔

اسلام تو پتھر سے ایمان کے چشمے نمودار کر دیتا ہے، اور جو مسلمان نہیں کر پاتے ہیں وہ اسلامی عقیدہ کر دیتا ہے پولینڈ میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد رہتی ہے جہاں کمیونسٹ انقلاب نے عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے وہاں کی کمیونسٹ پارٹی کے ایک رکن جن کے ذمہ یہ کام تھا کہ وہ تیسری دنیا میں کمیونسٹ انقلاب کے لئے لٹریچر تیار کریں وہ ۱۹۶۸ء تک پولینڈ کی کمیونسٹ پارٹی کے رکن رہے ان کو مشرق وسطیٰ اس غرض سے بھیجا گیا کہ وہ وہاں جا کر کمیونسٹ انقلاب کا جائزہ لیں اور اس کے مطابق لٹریچر تیار کریں اس سلسلہ میں تو انہوں نے مغرب، مراکش، ایران، شام، لیبیا کا دورہ کیا اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا، اور وہ جب شام پہنچے تو ایک مسلمان نے ان کو قرآن مجید کا پولینڈ کی زبان میں ترجمہ ہدیہ پیش کیا اور وہ ملک واپس آ گئے دوبارہ۔ ان کا ترکی کا سفر ہوا جس دن وہ ترکی پہنچے وہ جمعہ کا دن تھا، اور وقت صبح کا، مسلمان جوق در جوق نماز کے لئے جا رہے تھے اس سے وہ بہت متاثر ہوئے اور ایک مسجد میں جا کر دیکھا اور نماز بعد انہوں نے اپنے اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا، اس کے بعد وہ اور ان کی بیوی نے متعدد زبانوں کا پولینڈ کی زبان میں ترجمہ کیا۔ اور مسلمانوں کو دینی معلومات فراہم کیں۔

اس مثل مطلق کو لیجئے کس کو معلوم تھا کہ جس شخص نے اپنی زندگی کے پچاس سال قومیت عربیہ کو فروغ دینے میں صرف کیا اور اس کے ذریعہ اس نے پوری امت عربیہ کو ایسی منزل پر لا کھڑا کیا ہو جہاں سے اسلام کا رشتہ اس سے ٹوٹ رہا تھا، مگر وہ خود اسلام کی حقانیت کو تسلیم کئے بغیر نہ رہ سکا۔ وہ کہتا ہے "عربیت اگر جسم ہے تو اسلام روح ہے" اس طرح کی اس کی اور بھی تحریریں ہیں جس سے اس کا اسلام سے تعلق ظاہر ہوتا ہے۔

اس موقعہ پر بھی اسلامی عقیدہ نے وہ کام کر دکھایا جو مسلمان نہیں کر پائے بقول غلب کے حتیٰ کہ ساتویں خاں نے اسلام کو حکومت کا مذہب قرار دیا، اور اس طرح دین اسلام نے اپنی ایک اور انتہائی شاندار فتح حاصل کر لی۔ سلجوقیوں کی طرح تاتاریوں پر بھی اسلامی لشکر غالب نہ آ سکا لیکن دین اسلام نے ان کو زیر کر لیا۔ اور ان پر پوری فتح پائی۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا شاہد خود قرآن ہے

یریدون لیطفئو نور اللہ بافواھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون (الصف)

یہ چاہتے ہیں کہ خدا کے چراغ کی روشنی کو منہ سے پھونک مار کر بجھا دیں حالانکہ خدا اپنی روشنی کو پورا کر کے رہے گا۔ خواہ کافر ناخوش ہی ہوں۔

یریدون لیطفئو نور اللہ بافواھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون (الصف)

طبی دُنیا میں ایک جانا پہچانا نام

مطب صدیقی

قائم شدہ ۱۹۳۰ء

حکیم ظہور احمد صدیقی ○ رجسٹرڈ کلاس اے ○ فون نمبر ۵۹۹

اوقاتِ مطب ○ جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر ○ موسم گرما ۷ تا ۱۲ — ۵ تا ۸ موسم سرما ۹ تا ۲ — ۵ تا ۷

غرباء، طلباء اور طالبات کے لیے خصوصی رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں، ملاقات سے پہلے وقت لینا نہ بھولیں ○ باہر اور دور کے رہنے والے ٹکٹ یا لفافہ واپسی ڈاک پتہ لکھ کر "تشخیص فارم" منگا سکتے ہیں فارم پُر کر کے روانہ کرنے سے دوا آپ کے گھر تک پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔ ۱: مردوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۲: عورتوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۳: عام امراض کا فارم ۴: بچوں کے امراض کا فارم ○ احباب کے کہنے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور قائم کر دیا ہے۔ نادر اور نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔

صدیقی دواخانہ (رجسٹرڈ) مین بازار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

قادیانیو! سچے دل سے مسلمان ہو جاؤ اور اپنی دنیا و آخرت ٹھیک کر لو۔

امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی کا علمی تفوق

مولانا مفتی غلام مرتضیٰ صاحب، شاہ کوٹ

ازالۃ الخفاء ص ۸۰ ج ۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خبر دادند کہ فاروق استعداد نبوت دارد و در قوت علمیہ گاہے اما حلیہ جائے کہ گفتند شیطان از وے میگریزد واما علمیہ جائے کہ گفتند الحق ینطق علی لسان عمر و گفتند کہ محدث امت است ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاروق اعظمؓ نبوت کی استعداد رکھتے ہیں قوت علمیہ و عملیہ میں ہر حال علمیہ تو اس کا موقعہ وہ ہے کہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اے عمرؓ تجھ سے شیطان بھاگتا ہے۔ یعنی تمہاری ہیبت اتنی ہے کہ شیطان تمہارے تصور سے بھی کانپ جاتا ہے اس کی اتنی مجال نہیں کہ تمہارے سامنے آجائے جس جگہ تم ہوگے وہاں شیطان کا گزر بھی نہیں ہو سکتا چنانچہ ایک روایت یوں ہے کہ شیطان عمرؓ کے سائے سے بھی بھاگتا ہے اور بہر حال علمیہ تو اس کا ثبوت اس ارشاد میں ہے کہ عمرؓ کی زبان پر حق جاری ہوتا ہے۔ اور حضرت علی فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی زبان پر سکینت و طمانیت جاری ہوتی ہے۔ صاحب مظاہر حق علامہ نواب محمد قطب الدین دہلویؒ ص ۳۹۶ ج ۵ میں اسی حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ فاروق اعظمؓ کو یہ خصوصیات حاصل ہے جبکہ وہ کسی مسئلہ پر اظہار خیال کرتے ہیں تو ایسی بات کہتے ہیں جس سے سننے والے کو سکون و اطمینان حاصل ہو جاتا ہے اور مضطرب سے مضطرب دل کو بھی قرار آ جاتا ہے یا سکینہ سے مراد فرشتہ ہو سکتا ہے جو حق اور موزوں بات دل میں ڈالتا ہے اور پھر وہی بات زبان سے ادا ہوتی ہے۔

اس معنی کی تائید طبرانی میں حضرت علیؓ کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے کہ فرمایا! اے لوگو جب صالحین کا تذکرہ کرو تو حضرت عمرؓ کے تذکرہ کو مقدم رکھو۔ کیونکہ عین ممکن ہے کہ ان کا قول الہام ہو اور وہ فرشتہ کی زبان بیان کر رہے ہوں۔ اور عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا میں نے جب بھی عمرؓ کو دیکھا تو ایسا محسوس ہوا کہ ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان فرشتہ موجود ہے جو ان کو صحیح راستہ بتا رہا ہے اور دوسری چیز بقول شاہ صاحب تفوق علمی میں یہ ہے کہ فرمایا! فاروق اعظمؓ میری امت کے مُحَدَّث و مُلْہَم ہیں یعنی وہ روشن ضمیر شخص جس کے دل میں غیب سے کوئی بات پڑے اس کو محدث اس اعتبار سے کہتے ہیں کہ گویا اس سے غیبی طاقت بات کرتی ہے۔ اس کو وہ بات بتاتی ہے جو دوسروں کو معلوم نہیں ہوتی اور پھر وہ شخص اس بات کو دوسروں تک پہنچاتا ہے مجمع البحار میں ہے کہ محدث اس شخص کو کہتے ہیں کہ جس کے دل میں اللہ کی طرف کوئی بات ڈالی جائے۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ محدث وہ شخص ہے جس کا ظن کسی بھی مختلف فیہ بات کے اس پہلو کو اختیار کرے جو صحیح ہو اور آخر میں اس کی رائے اس طرح سے صائب و درست ثابت ہو کہ جیسے جاننے والے نے اس کو بتا کر کہا ہو۔ فضل الباری ص ۱۳۱ ج ۱ میں شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں کہ الہام کے کمال و مراتب دو درجے ہیں۔ ۱۔ صدیق ۲۔ محدث وملہم یعنی صدیق کا درجہ محدث سے بڑا ہوتا ہے صدیق بالکلیہ فنا فی الرسول ہوتا ہے اور صدیق کے حالات و صفات رسول کے حالات و صفات کا عکس ہوتے ہیں۔ محدث اس درجہ تک نہیں پہنچ سکتا مگر بعض وقت اسکو ملاء اعلیٰ کی ایک دو باتیں نبی اور صدیق سے پہلے ہی معلوم ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے کبھی کبھی اس کی رائے اور بعض باتیں پورے طور پر وحی کے موافق ہو جاتی ہیں جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بطور فخر حضرت عمرؓ فرماتے ہیں وَافَقْتُ رَبِّی فِی ثَلٰثٍ اصل میں حضرت عمرؓ کی رائے کے ساتھ وحی کی موافقت ہوئی تھی مگر ادب کے لحاظ سے حضرت عمرؓ نے وَافَقْتُ رَبِّی کہا وَافَقَنِیْ رَبِّی نہیں کہا اور دودھ والا خواب جس کی تعبیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم سے فرمائی چنانچہ مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۷ میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا میں سو رہا تھا کہ میں نے (خواب) دیکھا کہ دودھ سے بھرا ہوا پیالا لا کر مجھے پیش کیا گیا۔ میں نے اس دودھ کو پیا پھر میں نے دیکھا (زیادہ ہونے کے سبب اس دودھ کی) تری اور تازگی میرے ناخنوں سے پھوٹ رہی ہے اور پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن الخطابؓ کو دے دیا بعض صحابہ نے یہ سن کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس کی کیا تعبیر ہے آپ نے فرمایا کہ علم صاحب مظاہر حق ص ۴۲۷ ج ۵ میں اس حدیث کی شرح لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ علماء نے لکھا ہے کہ علم کی صورت مثالیہ عالم بالا میں دودھ ہے اسی لئے اگر کوئی شخص

خواب میں دیکھے کہ دودھ پی رہا ہوں تو اس کی تعبیر یہ قرار پائی ہے کہ اس شخص کو خالص و نافع علم نصیب ہوگا علم و دودھ کے درمیان وجہ مشابہت یہ ہے کہ جس طرح دودھ انسانی جسم کی پہلی غذا اور بدن کی اصلاح و تقویت کا بنیادی ذریعہ ہے اسی طرح علم انسانی روح کی پہلی غذا اور اس کی اصلاح و تقویت کا بنیادی ذریعہ ہے۔ اور مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۲۹۷ ج ۱۱ میں ہے کہ بعض عارفین نے یہ لکھا ہے کہ عالم مثال سے تجلی علم کا انعکاس صرف چار چیزوں میں ہوتا ہے یعنی پانی دودھ، شراب، شہد۔ پس جس نے خواب میں پانی پیا اس کو علم لدنی عطا ہوگا اور جس شخص نے دودھ پیا اس کو اسرار شریعت کا علم عطا ہوگا اور جس نے شراب پی اس کو علم کمال عطا ہوگا اور جس نے شہد پیا اس کو بطریق وحی علم عطا ہوگا۔ اسی وجہ سے اسد الغابہ ص ۶۴ ج ۴ میں ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ اگر حضرت عمرؓ کا علم ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور تمام آدمیوں کا علم دوسرے پلہ میں تو حضرت عمرؓ کا پلہ ہی بھاری ہوگا میں نے اس کا ذکر ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تو انہوں نے کہا کہ جب حضرت عمرؓ کی وفات ہوئی تو علم کے دس حصوں میں سے نو حصے جاتے رہے اور قبیصہ بن جابرؓ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ میں نے ابوبکر صدیقؓ سے زیادہ کسی کو رعیت پر رحیم اور نرم دل نہیں دیکھا اور نہ عمر بن الخطابؓ سے زیادہ کسی کو کتاب اللہ کا قاری اور دین الہٰی میں فقیہ اور حدود الہیہ کا قائم کرنے والا اور لوگوں کے دلوں میں رعب ڈالنے والا دیکھا۔ بہر حال صدیق اکبرؓ کے بعد تمام صحابہ کرامؓ سے فاروق اعظمؓ علمی اعتبار سے فائق تھے آپ نہایت ذہین طبع بالغ نظر مدبر اور صائب الرائے تھے اور جاہلی و اسلامی دونوں علوم میں آپ کو یکساں کمال حاصل تھا فصاحت و بلاغت انشاء و خطابت، شاعری و لسانی سپہ گری اور بہادری وغیرہ ان تمام اوصاف و کمالات میں جو عرب میں لازمہ شرافت سمجھے جاتے تھے آپکو وافر حصہ ملا تھا۔ آپ کی بہت سی تقریریں اور تحریریں کتابوں میں محفوظ ہیں جن سے

باقی صفحہ ۱۰

امام اعظمؒ اکابرین امت کی نظر میں

قاضی محمد اسرائیل مانسہرہ

تابعین کرامؒ میں سے اللہ تعالیٰ نے جو مقام امام ابو حنیفہؒ کو عطا کیا ہے وہ کسی کو نہیں ملا آج پوری دنیا میں امام صاحب کا ذکر خیر ہوتا ہے بچہ بچہ امام صاحبؒ کے حالات و نام سے واقف ہے ہم اکابرین امت کے چند اقوال نمونہ کے طور پر نقل کرتے ہیں جنہوں نے اپنے اپنے انداز و الفاظ میں امام ابو حنیفہؒ کی عظمت کا اقرار کرتے ہوئے خراج تحسین پیش کیا ہے آئیے سنیے کہ امام صاحب کے بارے میں بڑے بڑے جید علماء کرام کیا کہتے ہیں۔

۱۔ امام حرم امام مالکؒ فرماتے ہیں امام ابو حنیفہؒ اپنی قوۃ استدلال سے پتھر کے ستون کو سونے کا ثابت کر سکتے ہیں ایک مرتبہ امام مالکؒ نے اپنے شاگردوں سے فرمایا تم امام ابو حنیفہؒ کو کیا سمجھتے ہو وہ تو بڑے فقیہ ہیں۔

(انوار الباری ص ۱۰۳ ج ۱)

۲۔ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں اگر میں امام صاحبؒ سے ملاقات نہ کرتا تو میں بھی حدیث کے نقالوں کی طرح ہوتا اگر مجھے افراط کلام کا الزام نہ دیا جائے تو میں امام ابو حنیفہؒ پر کسی کو ترجیح نہ دونگا

(موفق ص ۳۰۰ ج ۱)

۳۔ حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں سب کے سب فقہ میں امام ابو حنیفہؒ کی عیال ہیں یہ بھی آپ ہی کا قول ہے جو شخص ابو حنیفہؒ کی کتابوں کو نہ دیکھے وہ عالم متبحر نہیں ہو سکتا۔

(انوار الباری ص ۱۰۳ ج ۱)

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ امام شافعیؒ امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے شاگرد ہیں اور یہ دونوں حضرات امام اعظم امام ابو حنیفہؒ کے خصوصی شاگرد ہیں۔

۴۔ حفص بن عبد الرحمٰنؒ فرماتے ہیں ہر قسم کے علماء فقہاء اور زاہدوں کے پاس بیٹھا لیکن ان میں سب اوصاف کو جامع امام ابو حنیفہؒ کے علاوہ کسی کو نہیں پایا

(موفق ص ۳۰۰ ج ۱)

۵ مشہور محدث حضرت محدث بن داؤدؒ فرماتے ہیں۔ اہل اسلام پر نماز میں امام ابو حنیفہؒ کے لئے دعا کرنی لازم ہے۔ کیونکہ انھوں نے دوسروں کے لئے سنن و آثار کو محفوظ کر دیا جب کوئی آثار یا حدیث کا قصد کرے تو اس کے لئے سفیانؒ ہیں اور اگر کوئی باریکیوں کو معلوم کرنا چاہے تو ابو حنیفہؒ ہیں

(موافق ص ۱۹۳ ج ۱)

۶۔ حضرت امام یحیٰ بن سعید القطانؒ فرماتے ہیں واللہ خدا گواہ ہے ہم جھوٹ نہیں بولتے ہم نے امام ابو حنیفہؒ سے زیادہ کسی کو صاحب الرائے نہیں دیکھا ہم نے اکثر ان کے اقوال اخذ کئے واللہ ہم امام صاحبؒ کی مجلس میں شریک رہے ہیں میں نے جب بھی ان کے چہرے کی طرف دیکھا تو یقین ہو گیا وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت سے پوری طرح متصف ہیں۔

(موفق ص ۱۹۱ ج ۱)

۷۔ محدث اعظم حضرت امام شعرانیؒ فرماتے ہیں ہمارے لئے کسی طرح مناسب نہیں ہے کہ ہم ایسے محدث اعظمؒ پر اعتراض کریں کہ جن کی جلالت قدر، علم و ورع پر سب کا اتفاق ہے امام صاحب

پر کسی طرح بھی اعتراض مناسب نہیں ہے کیونکہ وہ آئمہ متبوعین میں سب سے بڑے مرتبے کے ہیں ان کا مذہب سب سے پہلے مدون ہوا اور ان کی سند حدیث بھی دوسرے آئمہ کے لحاظ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف زیادہ قریب ہے

(حدائق الحنفیہ ص ۹۹ ج ۱)

۸۔ حضرت مسعر بن کرامؒ فرماتے ہیں جو شخص اپنے اور خدا کے درمیان امام صاحبؒ کو وسیلہ بنائے گا اور ان کے مذہب پر چلے گا میں امید کرتا ہوں اس کو خوف نہ ہوگا

(حدائق الحنفیہ ص ۷۹)

۹۔ قاضی القضاۃ حضرت قاضی ابو یوسفؒ فرماتے ہیں امام صاحبؒ کے علم پر سب کو اتفاق ہے اور ہماری مثال ان کے مقابلے ایسی ہے جیسی نہر فرات کے مقابلے میں چھوٹے نالے کی۔

(موفق ص ۳۴۲ ج ۲)

۱۰۔ حضرت سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں دو چیزیں ایسی تھیں کہ ابتداء میں جن کے متعلق یہ خیال تھا کہ وہ کوفہ کے پل سے آگے نہ بڑھ سکیں گی حمزہؒ کی قراءۃ اور امام ابو حنیفہؒ کا فقہ مگر یہ دونوں آفاق میں پہنچ چکی ہیں

(انوار الباری ص ۱۰۳ ج ۱)

ہمارے اکابر کے بہت سے اقوال اور بھی ہیں جنہوں نے امام صاحبؒ کی عظمت کا ذکر کیا ہے مگر طوالت کی وجہ سے ان کو ہم نقل نہیں کرتے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ امام انقلاب شیخ الہند حضرت شاہ ولی اللہؒ کا قول بھی نقل کر دیا جائے چنانچہ حضرت شاہ صاحب فیوض الحرمین میں تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ مذہب حنفی میں ایک بہترین طریقہ ہے اور وہ بہت موافق ہے اس طریقہ مسنونہ کے جو کہ مدون کیا گیا، بخاری اور ان کے اصحاب کے زمانہ میں۔

(فیوض الحرمین ص ۱۲۶)

ہمارے مطالعہ میں دس مستشرقین کے نام بھی آئے ہیں۔ جنہوں نے امام صاحبؒ کو خراج عقیدت پیش کیا ہے ہم صرف ایک جرمن قانون دان کریمر کا قول نقل کرتے ہیں وان کریمر کہتا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ ہر آنے والے زمانے کے عظیم ترین قانون سازوں میں سے ایک ہیں۔

(حیات دسمبر ۱۹۶۳ء) ان اکابر کی باتوں کو سننے کے بعد ان لوگوں کو اپنی آخرت کا خیال کرنا چاہیے جو امام صاحب پر مبہم قسم کے لا یعنی اعتراض کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ بزرگوں کا ادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

بقیہ: علمی تفوق

آپؓ کی فصاحت و بلاغت کا اندازہ ہوتا ہے شاعری کا نہایت اعلیٰ اور پاکیزہ مذاق رکھتے تھے خود بھی شعر کہتے تھے مگر بہت کم، ابن رشیق نے کتاب العمدہ میں آپ کے چند اشعار نقل کئے ہیں، مشہور ادیب حافظ لکھتا ہے کہ عمرؓ اپنے عہد کے سب سے بڑے نکتہ سنج تھے عرب کے تمام بڑے بڑے شعراء کا کلام حفظ تھا۔ امرؤ القیس، نابغہ اور زہیر کو زیادہ پسند کرتے تھے۔ لکھنے اور پڑھنے کا ذوق آپؓ کو ابتداء سے تھا اور تاریخ اس زمانہ سے لکھنا پڑھنا جانتے تھے جب قریش میں صرف سترہ آدمی لکھے پڑھے تھے۔ مسند دارمی کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؓ کو عبرانی زبان سے بھی واقفیت تھی، بہرحال اصابت رائے اور اجتہاد پر ایک واقعہ شاہ صاحب نے ازالۃ الخفاء ص ۳۴۸ج ۲ میں لکھا ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ فاروق اعظمؓ نے کھڑے ہو کر خطاب فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہود کو ان کے اموال پر عامل بنا دیا تھا اور فرمایا تھا کہ ہم تم کو مقرر کرتے ہیں جب تک تم کو اللہ تعالیٰ مقرر رکھے اور اب میری رائے یہ ہے کہ ان کو نکال دیا جائے جب عمرؓ نے اس پر تمام صحابہ کرامؓ کا اجماع کر لیا تو بنی ابی الحقیق میں سے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا کہ اے امیر المؤمنین کیا تم ہم کو نکالتے ہو، حالانکہ ہم کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا اور ہم کو اموال پر عامل بنایا تو عمرؓ نے فرمایا کیا تو نے یہ گمان کر لیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول بھول گیا ہوں، کہ اس وقت کیا حال ہوگا جب تو خیبر سے نکالا جائے گا اور راتوں رات اپنے جانوروں کو بھگا تا ہوا لے جائے گا تو اس نے کہا یہ تو ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ہنسی کی بات تھی، تو عمرؓ نے فرمایا تو جھوٹ بول رہا ہے۔ اے دشمن خدا تو عمرؓ نے ان کو نکال دیا اور ان کو ان کے اموال کی قیمت ادا کر دی

بقیہ: ہڈیوں کا کاروبار

کرتے ہیں کہ ایسے لوگوں کو جو اس بدترین اور انسان دشمن جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ فوراً گرفتار کرے اور انہیں سخت سزا دے۔ تاکہ دوسرے عبرت حاصل کر سکیں۔ نیز اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ انسانی ہڈیوں کی تجارت کرنے والی کمپنی کے اس ذلیل دھندے میں ملوث مکروہ چہروں کو پوری دنیا میں بے نقاب کر کے انہیں قرار واقعی سزا دے

ختم نبوت زندہ باد
مطب صدیقی
ھو الشافی
تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

وصال مبارک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر
محمد اقبال
حیدرآباد

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تیرہ سال مکہ میں رہے۔ اس دوران حضورؐ پر وحی نازل ہوتی رہی۔ اور دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا اور تریسٹھ برس کی عمر میں آپؐ کا وصال ہوا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ کا وصال تریسٹھ برس کی عمر میں ہوا۔

تاریخ اور سیرت کی کتابیں اس پر متفق ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سراپا ماہ ربیع الاول میں دوشنبہ (سوموار) کے دن ہوئی۔ اسی طرح اس پر بھی اتفاق ہے کہ آپؐ کا وصال بھی ماہ ربیع الاول میں ہی ہوا۔ البتہ ولادت اور وصال کی تاریخیں مختلف ہیں۔ صحیح اور محقق قول کے مطابق ولادت کے دن ربیع الاول کی ۹ اور وصال کے دن ربیع الاول کی ۱۲ تاریخ تھی۔

۱۲ ربیع الاول کو آپؐ کا وصال ایک ایسی حقیقت ہے جسے مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے اور اس قدر شہرت حاصل ہے کہ عوام ماہ ربیع الاول کو بارہ وفات کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

سلاھ میں ۱۲ ربیع الاول دوشنبہ کا دن تھا جس میں دنیا کا عظیم ترین سانحہ اور سب سے المناک سانحہ پیش آیا۔ سید کائنات، رحمت عالم، ہادی اعظم مہر مجسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیائے آب و گل سے رخصت ہو کر رفیق اعلیٰ سے جا ملے کائنات سونی ہو گئی۔ ہر طرف افسردگی اور غم واندوہ کی فضا چھا گئی۔ مسلمانوں کے چہرے مرجھا گئے۔ سینے رنج والم سے ابلنے لگے۔ کلیجے منہ کو آنے لگے۔ ہر مسلمان کی آنکھیں اس صدمہ جانکاہ پر اشکبار ہیں۔ ہر صاحب ایمان اپنی متاع عزیز سے محرومی پر دلفگار ہے۔ ہمتیں پست ہو گئیں۔ کمریں ٹوٹ گئیں۔ سوچیں بکھر گئیں۔ ہچکیاں بندھ گئیں۔ کئی مسلمان اس المناک حادثے کی تاب نہ لا کر ذہنی توازن کھو بیٹھے۔ رسول اللہؐ کے چچا حضرت عباسؓ ایسی باوقار شخصیت حیرت و وارفتگی میں گم ہے۔ عظیم المیہ پر حضرت عمر فاروقؓ، حضرتؐ کی وفات کی بات بھی سننا گوارہ نہیں کرتے۔ حضرت علیؓ درد وکرب اور رنج وغم سے بیتاب ہیں۔ اور زبان سے کہہ رہے ہیں۔ آپؐ میری آنکھوں کا نور تھے۔ اس لئے آنکھوں نے آپؐ پر آنسو برسائے۔ آپؐ کے بعد جو چاہے مرے مجھے تو زیادہ آپؐ ہی کی فکر تھی۔ اگر آپؐ نے صبر کا حکم نہ دیا ہوتا اور بے صبری سے منع فرمایا ہوتا تو آج ہم رو رو کر سارا جسم پانی کر دیتے۔

اور جگر گوشہ رسول فاطمہ بتولؓ اس صدمے کی شدت اور اس حادثے کی اذیت کا اظہار اسطرح فرما رہی ہیں۔ "مجھ پر اس قدر مصیبتیں آ پڑیں ہیں۔ کہ اگر وہ دنوں پر آ پڑتیں تو وہ بھی ان کی تاب نہ لا سکتے اور اپنی روشنی کھو بیٹھے۔

حضرت رسول معصومؐ کی بیماری کی ابتدا سر کے درد سے ہوئی۔ اور آپؐ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے گھر میں رونق افروز تھے۔ پھر حضرت میمونہؓ کے دولتکدہ میں تشریف لے گئے۔ درد نے شدت اختیار کی اسی حالت میں باری باری سب ازواج مطہرات کے گھروں میں آتے جاتے رہے اب درد سر کے ساتھ بخار بھی شروع ہو گیا اور مرض دن بدن بڑھتا گیا۔ جب بیماری میں بہت شدت آ گئی۔ تو تمام بیبیوں نے حضرت عائشہؓ کے گھر بیماری کے ایام گزارنے کا حضورؐ کو اختیار دے دیا۔

آپؐ کو تپ محرقہ تھا۔ اور شدید درد سر۔ اس بخار میں درجہ حرارت بہت بڑھ جاتا ہے۔ ایک سو چار یا پانچ تک چلا جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے بخار تم سے دگنا ہوتا ہے اب رحمت عالمؐ ہیں۔ حضرت عائشہؓ کا حجرہ پرانوار ہے۔ اور تیمارداری کے لئے امت کی تقدس مآب مائیں ہیں۔ چودہ روز بیماری کے ایام حضورؐ نے یہاں گذارے۔ اور اسی رشک فردوس حجرہ میں دوشنبہ (سوموار) کے روز چاشت کے وقت دنیا کو خیر باد کہہ کر ملا اعلیٰ کو تشریف لے گئے۔ تنویر کائناتؐ کا وصال ہو گیا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

سرور کائناتؐ (کروڑوں درود وسلام) کا وصال ہوا تو حضرت عائشہؓ نے ایک پیوند لگی ہوئی چادر اور ایک موٹا تہبند نکال کر دکھلایا۔ اور کہا (لوگو) ان دو کپڑوں میں حضورؐ کی روح قبض کی گئی یعنی نزع کے وقت سید ولد آدمؐ پر پیوند والی چادر اور موٹا تہبند تھا۔ (بخاری شریف)

حضرت فضل بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ تشریف لائے۔ اور میں آگے بڑھا۔ دیکھا تو بخار چڑھا ہوا تھا۔ اور سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی حضورؐ نے فرمایا لوگوں میں منادی کر دو کہ تمام آ جائیں جب سب لوگ جمع ہو گئے۔ تو آپؐ نے اما بعد کہہ کر ارشاد فرمایا: لوگو! تمہارے روبرو اللہ کی

تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اجل قریب ہے ڈر ہے کہ تم میں سے کسی کا حق میرے ذمے باقی نہ رہ جائے۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ میں نے اگر کسی کو کوئی جسمانی تکلیف پہنچائی ہو تو وہ اٹھ کر مجھ سے جسمانی بدلہ لے لے۔ تم کو معلوم ہے کہ میری طبیعت میں بخل، کینہ اور دشمنی نہیں ہے۔ اور نہ یہ باتیں میرے لائق ہیں۔ کوئی شخص اپنا حق مجھ پر باقی نہ رکھے۔ اور اس بات سے نہ ڈرے کہ مجھ پر گراں گزرے گا۔ تم میں میرا محبوب وہ ہے۔ جو آج صاف کہہ دے کہ میرا آپؐ پر یہ حق ہے۔ اور پھر وہ مجھ سے وصول کرلے۔ یا معاف کردے۔ تاکہ میں پاک صاف ہو کر اللہ سے ملوں۔ مجلس میں سے کوئی نہ اٹھا۔ آپؐ نے فرمایا ایک دو دفعہ کہنے سے کام نہیں بنے گا۔ مجھے بار بار کہنا پڑے گا۔ پھر آپؐ منبر سے اتر آئے اور نماز ظہر ادا فرمائی۔

حضورؐ نماز کے بعد پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اپنی بات کا اعادہ فرمایا۔ کہ اگر کسی کا حق میرے ذمے ہے تو لے لو۔ اس پر ایک شخص کھڑا ہوا۔ کہنے لگا میرے تین درہم آپؐ پر ہیں۔ آپؐ نے مجھ سے ایک سائل کو دلوائے تھے۔ میں نے نہیں مانگے اور شاید آپؐ کو بھی یاد نہ رہے۔ حضورؐ نے فرمایا! فضل اسے تین درہم دے دو۔ فضل نے دے دیئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری بیماری میں جہاں بہت سی وصیتیں فرمائیں۔ لا تعداد خطبے دیئے۔ زبان اقدس نے نورانی موتی بکھیرے۔ وہاں جناب رحمت الللعلمینؐ نے مرض الموت میں قیامت تک کے تابعداروں موحدوں مومنوں کو سلام فرمایا۔

درود شریف پڑھ کر آپؐ کے الفاظ ذیل پڑھیں

ترجمہ:۔ اے میرے صحابہؓ (جو اس وقت موجود نہیں ہیں) میرا آخری سلام انہیں پہنچا دینا۔ اور انہیں بھی میرا سلام کہہ دینا۔ جو میری امت کے لوگ میرے بعد آئیں گے۔ اور میری تابعداری کریں گے۔ آج سے لیکر قیامت تک

(طبقات ابن سعد طبرانی)

بھارت میں انسانی ہڈیوں کا کاروبار

ہر ماہ پندرہ سو بچوں کو ذبح کر کے ان کی ہڈیاں فروخت کر دی جاتی ہیں

حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

ہفت روزہ سنڈے اسپورٹ نے ۱۰ اگست کی اشاعت میں ایک سنسنی خیز انکشاف کیا ہے کہ انسانی ہڈیوں کی تجارت کرنے والی سکو (SICKO) نے ہزاروں معصوم بچوں کو اپنے تجارتی مفاد کی خاطر تہہ تیغ کردیا ہے۔ اور اب بھی ہر ماہ پندرہ سو بچے اس گھناؤنی تجارت کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ہندوستان کے شہر پٹنہ کے قرب و جوار کے لوگ بھوک کے ڈر سے اپنے معصوم بچوں کو صرف ایک چاول کی بوری کے عوض فروخت کر دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ ظالم والدین اس بات سے بخوبی واقف ہوتے ہیں کہ چند لموں میں ان کے معصوم بچوں کے سر اور دیگر اعضاء کا جرمولی کی طرح کاٹ کاٹ کر ڈاکٹروں کی تحقیقی ٹیم کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔ جب چاول کی بھری بوری والدین کے ہاتھ میں تھمادی جاتی ہے۔ تو بس اس وقت والدین کے لئے آخری موقع ہوتا ہے کہ وہ اپنے معصوم جگر کے ٹکڑوں کو آخری بار دیکھ لیں۔ اس کے بعد بے رحم ہاتھ انہیں کھینچ لیتے ہیں۔ اور یوں بچہ والدین کی نظروں سے اوجھل کر دیا جاتا ہے۔

مسٹر نارساکی (NARSAKI) جو ٹوکیو کے سائنس میوزیم میں ڈاکٹر کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ نے انتہائی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے ہزاروں معصوم بچوں کی کٹی کٹائی لاشیں دیکھیں ہیں۔ اور ہڈیوں کے ڈھانچے بڑی وضاحت کے ساتھ بتلاتے ہیں کہ بچہ کس عمر کا تھا۔ اور اس بدترین تجارت کا حال یہ ہے کہ ہر ماہ پندرہ سو معصوم بچوں کو ذبح کر کے ہڈیاں اور دیگر اعضاء فروخت کر دی جاتی ہیں۔ ڈاکٹر مذکور کے مطابق یہ انسانی ہڈیاں امریکہ یورپ نہیں بھیجی جاتی بلکہ مشرقی ممالک بالخصوص جاپان کے ہسپتال میں ارسال کی جاتی ہیں۔ اور یہاں کی مانگ بھی بہت ہے۔ ڈاکٹر مذکور کا کہنا ہے کہ والدین سے خریدے ہوئے بچے فوج در فوج کھلے میدان میں لائے جاتے ہیں۔ جہاں سب سے پہلے ان کے ہاتھ کمر سے باندھ دیئے جاتے ہیں پھر (بھیڑ بکریوں کی طرح) ایک کے بعد ایک ذبح ہوتا ہے۔ ذبح کرنے کے بعد ان کی لاشیں کھلے میدان میں پھیلا دی جاتی ہیں۔ اور وہاں موجود ظالم درندے سب سے پہلے ان کے ہاتھ الگ کر کے دھوپ میں رکھ دیتے ہیں۔ اس کے بعد جس حصہ کی مانگ زیادہ ہوتی ہے۔ وہ حصہ کاٹ کاٹ کر صاف کر کے لکڑی کے ڈبوں میں بند کر دیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر نے کہا کہ جاپانی ڈاکٹر ان ہڈیوں کو ڈاکٹری تعلیم حاصل کرنے والے والے طالب علموں کو سمجھانے کے لئے استعمال ہیں

لاتے ہیں۔ لیکن ابھی یہ پتہ نہیں کہ ان کے پیچھے کونسی درندگی کارفرما ہوتی ہے ۔ انسانی حقوق کی محافظ جماعت نے اپنے ایک بیان میں اس کاروبار کی شدید مذمت کرتے ہوئے انسانی ہڈیوں کی اس تجارت کو انتہائی گھناؤنی سازش اور درندگی قرار دیا ہے اخبار نے اپنے مضمون کے ساتھ چند روح فرسا منظر کی تصاویر بھی دی تھیں۔

(SUNDAY SPORT ۴-۸-۸۹)

مذکورہ بالا خبر سارچ ۱۹۸۹ء کی ہے ۔ اب ذرا آج سے پندرہ سو سال قبل کے حالات پر ایک سرسری نظر فرمائیے ۔ جس کی جانب قرآن پاک نے اشارہ کرکے ارشاد فرمایا۔

ولا تقتلوا اولادکم من املاق
نحن نرزقکم وایاھم (الانعام پ۸)

ترجمہ:۔ اپنی اولاد کو افلاس کے (خیال سے) قتل مت کر دیا کرو ۔ ہم ہی تم کو بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی !

ایک جگہ ارشاد فرمایا ہے!

ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق
نحن نرزقھم وایاکم (بنی اسرائیل پارہ نمبر۱۵)

ترجمہ:۔ اپنی اولاد کو ناداری کے اندیشے سے قتل مت کیا کرو ہم ہی ان کو بھی رزق دیتے ہیں ۔ اور تم کو بھی!

مطلب یہ ہے کہ دور جاہلیت میں دختر کشی کے علاوہ بچوں کا قتل بھی افلاس و ناداری ، محتاجی و فقر کی وجہ سے ہوا کرتا تھا ۔ والدین مفلس ہوتے تھے ۔ تو بچوں کو کھلانے پلانے کی فکر سے بچنے کے لئے تہہ تیغ کر دیتے تھے ۔ اسی طرح والدین فی الحال تو مفلس نہ تھے ۔ لیکن اس خوف نے ان کی زندگی اجیرن کر دی تھی ۔ کہ اگر بچے رہے تو موجودہ آمدنی میں کفایت کس طرح ہو سکے گی ۔ چنانچہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری بچہ قتل کر دیا جاتا تھا ۔ قرآن پاک نے معاشرے کی اس گھناؤنی بیماری پر شدید ضرب لگائی اور بتلایا کہ ہماری ربوبیت و رزاقیت کے قانون نے وہ نہیں جسے تم نے اپنی محدود عقل کے ترازو پر تول رکھا ہے ۔ ہم تم کو بھی رزق دیتے ہیں اور ان معصوم بچوں کو بھی رزق دینا ہمارا کام ہے ۔ لہٰذا اس خوف سے کہ یہ بچے بھوکے مر جائیں گے ۔ قتل نہ کیا کرو ۔ قرآن پاک کے اس مؤثر اعلان نے ایسا انقلاب پیدا کیا کہ وہی بچہ جو کل تک نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا ۔ آج آنکھوں کا تارا ہے ۔ وہ بچی جو کل تک اپنی ماں کی گود سے چھین لی جاتی تھی ۔ آج اس بچی کے لئے گودیں دست بستہ حاضر ہو رہی ہیں آج بیسویں صدی میں بھی ہمارا چیلنج اس طرح برقرار ہے کہ قرآن کریم کی رہنمائی میں اپنی زندگی گذارنے والا کبھی مایوس نہیں ہوا ، سعادت مندی و خوش بختی اس کا مقدر بن جاتی ہے ۔ لیکن انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ آج ہم اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے معاشی و اقتصادی نظریات کو سب سے بہتر قرار دے کر دوسروں کو اپنانے کی تاکید کی لیکن نتیجہ ہمارے سامنے ہے ۔ معصوم کلیاں ہمارے نظریات کی بھینٹ چڑھ رہی ہیں ۔ افلاس و ناداری کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے ۔

آج ہم جاہلیت اولیٰ واقعات سنتے اور پڑھتے ہیں تو انہیں ظالم ، خونخوار ، درندہ ، اور نہ جانے کن کن القابوں کا مستحق گردانتے ہیں ۔ لیکن ذرا ایک نظر آج کی مہذب و شائستہ اور بیسویں صدی کے ترقی یافتہ موڑ پر بھی ڈالئے ۔ پھر بتلائیے کہ ہم میں اور ان میں کیا فرق رہا ؟ وہ لوگ افلاس کے خوف سے بچوں کو ذبح کرتے تھے ۔ لیکن دفن کر دیتے تھے آج کی مہذب دنیا میں قتل کے بعد ڈاکٹری کی تحقیق کے نام پر ان کے جسموں کے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے ہڈیاں فروخت کر دی گئیں ۔ آج جاہلیت اولیٰ سے بدتر نقشہ موجود ہے ۔ لیکن نام بدل کر وہ ان پڑھ قاتل تھے ۔ یہ ماشاء اللہ پڑھا لکھا قاتل ہے

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

یہ تہذیب ایسی ہے کہ :

اخلاق پھینک دو باہر گلی میں
نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

آج کی متمدن قومیں چاند پر کمند ڈال چکی ہیں ۔ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے غرض سے کروڑہا نہیں اربوں کی دولت پانی کی طرح بہائی جاتی ہے ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس سے انسانیت کو کیا ملا ؟ کیا انسانیت سکون و اطمینان کی نیند سو سکتی ہے ؟ کیا مفلس کی افلاس ختم ہو گی ۔ کیا ماؤں کی گود میں تڑپ تڑپ کر جان دینے والے معصوم بچے تلوار کی زد میں آنے سے محفوظ ہو گئے ؟ اس کا جواب اثبات میں ہے تو پھر چاند سورج کو قابو کیجئے ۔ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے اور SUPE POWER بننے کا شوق پورا کیجئے ۔ لیکن جواب اگر نفی میں ہے اور یقیناً ہے تو پھر بتلائیے کہ تہذیب و شرافت کا دعویٰ کھوکھلا نہیں ؟ ترقی یافتہ ہونے کا نعرہ جھوٹ و فریب نہیں ؟ ۔

اقوام متحدہ کے نمائندے اور انسانی حقوق کی لڑائی لڑنے والی جماعتیں ، فلسطین و لبنان و اسرائیل و دیگر ممالک میں ایک جان بچانے کی خاطر کئی میل سفر کرتی ہیں ۔ حکومت کو مجبور کیا جاتا ہے عالمی دباؤ ڈالا جاتا ہے ۔ لیکن انتہائی افسوس اور حیرت کا مقام ہے کہ انہوں نے اس روح فرسا منظر کو صرف درندگی قرار دیکر گویا یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم نے اپنی ذمہ داری پوری کر لی ہے ۔ کیا یہ ان کی ذمہ داری نہ تھی کہ ایسے ممالک کو بالخصوص انڈیا کو مجبور کرتیں کہ تیسری دنیا میں عالمی طاقت بننے کا خواب نہ سوچے ۔ اس کی بجائے اپنے ہی ملک کے مفلس و ناداروں کی خیر خبر لے ۔ عالمی طاقت بننے کا خواب پورا تو تب ہو گا ۔ خواہ اس کے لئے کئی ارب دولت پانی کی طرح بہا دی جائے ۔ البتہ اپنے ہی ملک کے ایک علاقے کی ۱۰۰ ۵ معصوم کلیاں ہر ماہ توڑ دی جائیں گی

ہم انڈیا حکومت میں ہونے والے اس تشویشناک واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے اس بات کا مطالبہ

باقی ص۱

یہ مضمون صرف قادیانیوں کے پڑھنے کیلئے ہے

مرزائے قادیانی

خود اپنی ہی زبان سے

بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزباں ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلا وہی ہے

قادیانی اخبار الفضل نے اپنی اشاعت ۲۱ ستمبر ۱۹۸۹ء کو ایک اداریہ بعنوان "سلطان القلم کے سپاہی" سپردِ قلم کیا۔ جس کا ابتدائی حصہ ملاحظہ ہو :۔

"ہم سلطان القلم کے سپاہی ہیں۔ اور اس "ہم" میں ہر احمدی شامل ہے۔ مرد ہو یا عورت۔ بچہ ہو یا بڑا۔ اور اس ناطے سے ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم حضرت اقدس کی تحریروں کو پڑھیں۔ اور بار بار پڑھیں اور ان سے ہر رنگ میں فائدہ حاصل کریں حضرت اقدس نے خود فرمایا ہے کہ حضور کی تصانیف کو بار بار پڑھا جائے۔

ہم اس سے پہلے بھی اس امر کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ کہ یہ تصانیف کس طرح پڑھی جائیں۔ بڑے تو خود پڑھ سکتے ہیں اور سمجھ سکتے ہیں۔ اور ان پر عمل کر سکتے ہیں۔ لیکن چھوٹے نہ تو خود پڑھ سکتے ہیں۔ نہ سمجھ سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ بہت سے دوست اور بہنیں ایسی بھی ہیں۔ جو پڑھ نہیں سکتیں اس کے پیش نظر اگر یہ کہا جائے کہ بڑوں کا، یا ان کا جو پڑھ سکتے ہیں۔ یہ فرض بنتا ہے کہ وہ دوسروں کو سنائیں۔ گھر میں اجتماعی مطالعہ کیا جائے۔ چاہے روزانہ چند سطریں ہی پڑھی جائیں۔ جس طرح گھر کے سب افراد اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔ یہ روحانی مائدہ بھی اسی طرح استعمال میں لایا جائے۔ بلکہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ باری باری پڑھیں۔ کبھی باپ، کبھی ماں، کبھی بڑا بھائی کبھی بڑی بہن، ماحول بھی خوشگوار ہو جائے گا۔ حضرت اقدس کی تصانیف بھی پڑھی جائیں گی۔ اور یہ بات سعادت کا باعث بھی ہوگی۔"

قادیانی مرزا ملعون کو سلطان القلم کہتے اور لکھتے ہیں۔ ہمارے نزدیک وہ سلطان المغلظات تھا۔ اس کا قلم غلاظت اگلتا اور نجاست بکھیرتا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

المرء مع من احب

جو جس کے ساتھ محبت کرتا ہے۔

اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوتا ہے۔

مرزا قادیانی کو چونکہ نجاست و غلاظت سے بہت پیار تھا۔ اس لئے مرنے کے بعد تو یقیناً ان دونوں کی رفاقت میسر ہوئی ہوگی۔ لیکن دنیا سے روانہ

نديم نياز محمدی

ہوتے وقت بھی انہیں چیزوں کے ساتھ اس کا حشر ہوا۔ یعنی اپنی ہی نجاست و غلاظت میں لتھڑ کر مر گیا۔

رہی یہ بات کہ وہ سلطان المغلظات کیسے ہوا؟ تو اس کا جواب ہمارے ذمہ ہے۔ لیکن اس سے قبل کہ ہم اس کی مغلظات نقل کریں۔ ایک قادیانی مغالطہ کا جواب ضروری ہے۔ قادیانی عموماً یہ کہتے ہیں کہ علماء ہمیں گالیاں دیتے ہیں۔ جبکہ ہمارا اخلاق بہت بلند ہوتا ہے۔ ہم پیار و محبت سے بات کرتے ہیں۔ اگر کوئی گالی دے تو خاموش ہو جاتے ہیں۔ یہ سراسر دھوکہ، فریب اور سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلانے کیلئے ایسا کرتے ہیں۔ ان کا یہ انداز بالکل اس شکاری کی طرح ہے۔ جو شکار کو پھانسنے کے لئے جال بچھاتا ہے۔ اور زبان سے آواز بھی اسی طرح کی نکالتا ہے۔ قادیانی بھی مسلمانوں کو ورغلانے کیلئے کہتے ہیں کہ دیکھو جی ہمارے اخلاق کتنے اچھے ہیں۔ ہم نماز پڑھتے ہیں ——— ہم کلمہ پڑھتے ہیں ——— ہم قرآن پڑھتے ہیں ——— یہی دھوکہ ہے جو قادیانی دیتے ہیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان کے جال میں کون پھنسے؟

دراصل ہر باطل اور ہر گمراہ ٹولہ یہی طریق اختیار کرتا ہے۔ عیسائی پادریوں یا دوسرے عیسائیوں سے بات کیجئے۔ تو ان کا انداز تبلیغ قادیانیوں سے بھی نرالا ہے۔ وہ ان سے بہتر اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ان کا مقصد بھی دھوکہ دینا ہوتا ہے اور قادیانیوں کا مقصد بھی اخلاق کے پردے میں سادہ لوح مسلمان کا ایمان لوٹنا ہوتا ہے۔

کیا واقعی قادیانیوں کا اخلاق بہت اچھا ہے؟ یہ نکتہ سمجھنے کے لئے ہمیں جڑ کو پکڑنا ہوگا۔ اور وہ جڑ ہے مرزا قادیانی ——— جس کے بارے میں قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ

۱ :۔ محمد رسول اللہ مرزا قادیانی ہے۔

۲ :۔ بلکہ پہلے سے بہتر شکل میں ہے۔

۳ :۔ آدم علیہ السلام سے لیکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے نبی آئے سب سے مرزا قادیانی کے بارے میں عہد لیا گیا۔

۴ :۔ روضۂ آدم جو نامکمل تھا۔ وہ مرزا قادیانی کے آنے سے مکمل ہو گیا اور اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کا مشہور شعر ہے۔

روضۂ آدم کہ جو تھا نامکمل اب تلک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

جی ہاں! اسی مرزا قادیانی کے اخلاق و شرافت کا اندازہ ذیل کے الفاظ سے لگائیے۔

مرزا قادیانی کی ۵۰ الماریوں میں سے صرف دو صفحات کا عکس

کیا کوئی قادیانی باپ اپنے نوجوان بیٹے، بیٹیوں اور کوئی بھائی اپنی بہنوں کے سامنے یہ صفحات پڑھ سکتا ہے؟

ضمیمہ براہین احمدیہ ۱۹۲ حصہ پنجم

گروہ ہیں اس لئے وہ باوجود اپنے طور کے وجد اور رقص اور اشعار خوانی اور سرود وغیرہ کے رحیم خدا کے تعلق سے سخت بے نصیب ہوتے ہیں اور اُس نطفہ کی طرح ہوتے ہیں جو آتشک کی بیماری یا جذام کے عارضہ سے جل جائے اور اس قابل نہ رہے کہ رحم اُس سے تعلق پکڑ سکے۔ پس رحم اور رحیم کا تعلق یا عدم تعلق ایک ہی بنا پر ہے صرف روحانی اور جسمانی عوارض کا فرق ہے۔ اور جیسا کہ نطفہ بعض اپنے ذاتی عوارض کی رُو سے اس لائق نہیں رہتا کہ رحم اس سے تعلق پکڑ سکے اور اس کو اپنی طرف کھینچ سکے ایسا ہی حالت خشوع جو نطفہ کے درجہ پر ہے بعض اپنے عوارض ذاتیہ کی وجہ سے جیسے تکبر اور عُجب اور ریا یا اور کسی قسم کی ضلالت کی وجہ سے یا شرک سے اس لائق نہیں رہتی کہ رحیم خدا اس سے تعلق پکڑ سکے۔ پس نطفہ کی طرح تمام فضیلت روحانی وجود کے اوّل مرتبہ کی جو حالت خشوع ہے رحیم خدا کے ساتھ حقیقی تعلق پیدا کرنے سے وابستہ ہے جیسا کہ تمام فضیلت نطفہ کی رحم کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے وابستہ ہے۔ پس اگر اس حالت خشوع کو اس رحیم خدا کے ساتھ حقیقی تعلق نہیں اور نہ حقیقی تعلق پیدا ہو سکتا ہے تو وہ حالت اس گندے نطفہ کی طرح ہے جس کو رحم کے ساتھ حقیقی تعلق پیدا نہیں ہو سکتا اور یاد رکھنا چاہیئے کہ نماز اور یاد الٰہی میں جو کبھی انسان کو حالت خشوع میسّر آتی ہے اور وجد اور ذوق پیدا ہو جاتا ہے یا لذت محسوس ہوتی ہے یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اُس انسان کو رحیم خدا سے حقیقی تعلق ہے جیسا کہ اگر نطفہ اندام نہانی کے اندر داخل ہو جائے اور لذت بھی محسوس ہو تو اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ اُس نطفہ کو رحم سے تعلق ہو گیا ہے بلکہ تعلق کے لئے علیحدہ آثار اور علامات ہیں۔ پس یاد الٰہی میں ذوق شوق جس کو دوسرے لفظوں میں حالت خشوع کہتے ہیں نطفہ کی اُس حالت سے مشابہ ہے جب وہ ایک صورت انزال پکڑ کر اندام نہانی کے اندر گر جاتا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ وہ جسمانی عالم میں ایک کمال لذت کا وقت ہوتا ہے لیکن تاہم فقط اُس قطرہ منی کا اندر گرنا اس بات کو مستلزم نہیں

ضمیمہ براہین احمدیہ ۱۹۳ حصہ پنجم

کہ رحم سے اس نطفہ کا تعلق بھی ہو جائے اور وہ رحم کی طرف کھینچا جائے۔ پس ایسا ہی روحانی ذوق شوق اور حالت خشوع اس بات کو مستلزم نہیں کہ رحیم خدا سے ایسے شخص کا تعلق ہو جائے اور اس کی طرف کھینچا جائے بلکہ جیسا کہ نطفہ کبھی حرامکاری کے طور پر کسی رنڈی کے اندام نہانی میں پڑتا ہے تو اس میں بھی وہی لذت نطفہ ڈالنے والے کو حاصل ہوتی ہے جیسا کہ اپنی بیوی کے ساتھ۔ پس ایسا ہی بُت پرستوں اور مخلوق پرستوں کا خشوع و خضوع اور حالت ذوق و شوق رنڈی بازوں سے مشابہ ہے یعنی خشوع اور خضوع مشرکوں اور ان لوگوں کا جو محض اغراض دنیویہ کی بنا پر خدا تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اس نطفہ سے مشابہت رکھتا ہے جو حرامکار عورتوں کے اندام نہانی میں جا کر باعث لذّت ہوتا ہے۔ بہرحال جیسا کہ نطفہ میں تعلق پکڑنے کی استعداد ہے حالت خشوع میں بھی تعلق پکڑنے کی استعداد ہے مگر صرف حالت خشوع اور رقت اور سوز اس بات پر دلیل نہیں ہے کہ وہ تعلق ہو بھی گیا ہے جیسا کہ نطفہ کی صورت میں جو اس روحانی صورت کے مقابل پر ہے مشاہدہ ظاہر کر رہا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرے اور منی صورت کے اندام نہانی میں داخل ہو جائے اور اس کو اس فعل سے کمال لذت حاصل ہو تو یہ لذت اس بات پر دلالت نہیں کرے گی کہ حمل ضرور ہو گیا ہے۔ پس ایسا ہی خشوع اور سوز و گداز کی حالت گو وہ کیسی ہی لذت اور سرور کے ساتھ ہو خدا سے تعلق پکڑنے کیلئے کوئی لازمی علامت نہیں ہے + یعنی کسی شخص میں نماز اور یاد الٰہی کی حالت میں خشوع اور سوز و گداز کا پیدا ہونا مستلزم اس بات کو

+ ابتدائی حالت میں خشوع اور رقت کے ساتھ ہر طرح کے لغو کام جمع ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ بچہ میں رونے کی عادت بہت ہوتی ہے اور بات بات میں رو پڑتا ہے اور خشوع اور انکسار اختیار کرتا ہے مگر باایں ہمہ بچپن کے زمانہ میں جیسا کہ وہ بہت سے لغویات میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور سب سے پہلے لغو باتوں اور لغو کاموں کی طرف ہی رغبت کرتا ہے اور اکثر لغو حرکات اور لغو طور پر کودنا اور اچھلنا ہی اس کو پسند آتا ہے جن میں بسا اوقات اپنے جسم کو بھی کوئی صدمہ پہنچا دیتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ انسان کی زندگی کی راہ میں فطرتاً پہلے لغویات ہی آتے ہیں اور بغیر اس مرتبہ کے طے کرنے کے دوسرے مرتبہ تک وہ پہنچ ہی نہیں سکتا۔ پس جیسا کہ پہلا زینہ بلوغ کا بچپن کے لغویات سے پرہیز کرنا ہے سو اسی سے ثابت ہے کہ سب سے پہلا تعلق انسانی فطرت کو لغویات سے ہی ہوتا ہے۔ منہ

خدا کے پاک پیغمبر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یوں تو اس نے بہت کچھ لکھا ہے۔ لیکن مشتے نمونہ نمبر وار کچھ بکواسات ذیل میں پیش کر رہے ہیں۔

١ ناداں اسرائیلی۔
٢ اول درجہ کا نامراد۔
٣ بدزبان۔
٤ بداخلاق۔
۵ بدچلن۔
٦ بدمعاش۔
٧ بے وقوف۔
٨ بدکار۔
٩ جھوٹا۔
١٠ چالباز۔
١١ خراب چال چلن۔
١٢ خراب نسب والا۔
١٣ حرام کمائی کا عطر ملوانے والا۔
١٤ ذلیل۔
١۵ دیوانہ۔
١٦ دنیا دار۔
١٧ شریر آدمی۔
١٨ شرابی۔
١٩ عقل بہت موٹی۔
٢٠ عورت کا عاشق۔

۲۱ فاحشہ عورت سے تعلق رکھنے والا۔
۲۲ فطری طاقتوں سے بے نصیب۔
۲۳ فریبی۔
۲۴ قمار باز۔
۲۵ فتنہ پرداز۔
۲۶ گناہ گار، گالیاں دینے والا۔
۲۷ کنجریوں سے آشنائی کرنے والا۔
۲۸ لاف و گزاف کہنے والا۔
۲۹ مکار۔
۳۰ ولد الحرام۔

سچی بات

سچ پوچھیں تو سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے خدا کے پاک پیغمبر اور اولوالعزم رسولؑ کے بارے میں مرزا قادیانی کی یہ بکواسات اور مغلظات لکھنے کو دل نہیں چاہتا۔ مشتے نمونہ یہ خرافات قادیانیوں کو آئینہ دکھانے اور یہ بتانے کے لئے نقل کی ہیں۔ کہ قادیانیوں کا اصل اخلاق یہ ہے۔ جو مرزا قادیانی کی کتابوں سے ظاہر ہے۔ اگر کوئی قادیانی یہ کہے کہ ہمارے مرزا نے یہ گالیاں نہیں لکھیں تو ہم انہیں اصل کتابیں دکھا سکتے ہیں

بہرحال یہ بات ہم نے ثابت کردی کہ مرزا قادیانی سلطان المغلظات تھا۔ اور جو شخص گالیاں بکتا ہے خود مرزا قادیانی نے اس کے بارے میں بیت الخلا کا لفظ استعمال کیا ہے۔

کہتا ہے ؎

بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزبان ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلا وہی ہے

قادیانی اخبار کا مشورہ

ہم نے شروع میں قادیانی اخبار کا اقتباس نقل کیا ہے۔ جس کا عنوان "سلطان القلم کے سپاہی ہو کر کھائے"۔ اداریہ نگار کو یہ مشورہ دیا ہے کہ جیسے ہم اکٹھے ہو کر کھانا کھاتے ہیں۔ اسی طرح اکٹھے ہو کر باری باری سلطان القلم (المعروف سلطان المغلظات) کی کتابیں پڑھا کریں۔

"کبھی باپ"، کبھی ماں، کبھی بڑا بھائی، کبھی بڑی بہن، (اس طرح) ماحول بڑا خوشگوار ہو جائے گا"

اگر قادیانی اخبار کے مشورے پر عمل کریں اور روزانہ چند سطریں پڑھا کریں تو مدت لگ جائے گی۔ ایک کتاب بھی ختم نہ ہوگی۔ اس سے زیادہ پڑھیں تو مرزا قادیانی نے بقول خود اتنی کتابیں رسائل اور اشتہارات لکھے کہ پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ اس لئے پچاس الماریوں کا کھنگالنا بھی دشوار کھتا ہے۔ جو "روحانی تسکین" وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ حاصل نہیں کر سکتے ہم نے قادیانیوں کے فائدے اور روحانی تسکین کے لئے اس پیچیدہ مسئلہ کا نہایت ہی آسان حل تلاش کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کی ان پچاس الماریوں میں سے تلاش کر کے ایک کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم نکالئے اور اس کے مندرجہ ذیل دو صفحے جن کا ہم قادیانیوں کی آسانی کے لئے عکس شائع کر رہے ہیں۔ یہ اس وقت پڑھیں جب تمام افراد خانہ باپ، ماں بہن، بھائی، بیٹے اور بیٹیاں سب موجود ہوں ساتھ ساتھ تشریح بھی کر دی جائے تو روحانیت میں بہت ہی ترقی ہوگی۔ لیکن ایسا کرنے کے لئے اخلاق، شرافت، اور شرم و حیا کو بالائے طاق رکھنا ہوگا۔ کیا کوئی مرزا قادیانی کا سچا پیروکار باپ اپنی نوجوان بیٹیوں اور بیٹوں کے سامنے اور کوئی بھائی اپنی قادیانی بہنوں کے سامنے یا کوئی بہن اپنے قادیانی بھائیوں کے سامنے یہ دو صفحات پڑھنے کی جرأت کر سکتے ہیں؟

رات اور دن کا مناظرہ رات جیت گئی

ترتیب:- قاضی محمد اسرائیل گرنگی مانسہرہ

حضرت علامہ عبدالرحمن صفوری شافعی نے اپنی کتاب نزھۃ المجالس میں رات اور دن کا مناظرہ بڑے عمدہ انداز میں لکھا ہے۔ دلائل کے لحاظ سے رات کی جیت معلوم ہوتی ہے۔ آپ بھی پڑھیں اور فیصلہ کریں۔ دن نے رات کو فخر کرتے ہوئے کہا کہ میرے اندر تین نمازیں آتی ہیں۔ (فجر، ظہر عصر)

۱:- میرے اندر ایک وقت مقبولیت کا

نونہالان ختم نبوت

ہے۔ جمعہ کے دن میں جو بھی دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے۔

۳:- تیرے اندر غفلت اور نوم ہوتی ہے۔ میرے اندر بیداری ہوتی ہے۔

۴:- تیرے اندر سکون ہوتا ہے۔ میرے اندر حرکت میں برکت ہوتی ہے۔

۵:- میرے اندر سورج ہوتا ہے: جس سے تمام دنیا روشن ہو جاتی ہے۔ لہٰذا میرا درجہ زیادہ ہے۔

رات نے جواب دیا اے دن تجھے فخر ہے سورج پر میرے سورج اہل اللہ اور مقربین الٰہی کے قلوب ہیں۔ جو معرفت الٰہی سے جگمگاتے ہیں۔ میرے اندر خلوت اور صفائی ہوتی ہے جس سے محبین خدا لذت اٹھاتے ہیں۔ وہ تیرے

اندر کہاں ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے تجھ سے قبل پیدا کیا ہے۔ میرے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

ومن اللیل فتھجد بہ
نافلۃ لک عسی ان
یبعثک ربک مقاما
محمودا ط

میرے اندر لیلۃ القدر بنائی جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اور اس میں اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

۶۔ میرے اندر محبوب خدا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا۔ یہ میری فضیلت کی دلیل ہے۔

۷۔ رات نے کہا میرے آخری حصے میں ہر روز اللہ پاک اعلان فرماتے ہیں۔ کوئی ہے مجھ سے مانگنے والا۔ میں اسے عطا کروں۔ کوئی ہے بخشش طلب کرنے والا۔ میں اسے بخش دوں کوئی ہے۔ روزی طلب کرنے والا میں اس کو روزی دوں۔ (مسلم)

دن نے یہ جوابات سنے تو لاجواب ہو خاموش ہو گیا کسی شاعر نے خوب کہا۔

پچھلی راتیں رحمت ابدی کرے بلند آواز
رحمت منگن والیاں کارن کھلا ہے دروازہ

اہم معلومات

خواجہ محمد صدیق مین بازار خوشاب

- قرآن مجید ۲۲ سال ۵ ماہ چودہ دن میں نازل ہوا۔
- قرآن مجید ماہ رمضان میں نازل ہوا۔
- قرآن مجید سمجھنے کے لئے سب سے زیادہ ضروری چیز سنت ہے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چار صحابہ کے متعلق یہ فرمایا کہ ان سے قرآن سیکھو ان کے نام یہ ہیں۔ حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت حذیفہؓ، حضرت زید بن ثابتؓ
- سیپارہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔
- حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء سے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر نے کہا تھا کہ بادشاہوں کی تاجپوشی سے وقت تلوار پیش کی جاتی ہے۔ میں تمہیں تلوار کی بجائے قرآن پاک پیش کرتا ہوں۔
- قرآن مجید میں مدینہ منورہ کو یثرب کہا گیا ہے۔
- قرآن مجید کی وہ سورتیں جن میں اختلاف ہے کہ وہ مکی ہیں یا مدنی ہیں۔ ان کی تعداد ۱۲ ہے۔
- قرآن کریم میں سب سے آخر میں جس پیغمبر کا نام ہے۔ وہ موسیٰ علیہ السلام ہیں۔
- قرآن کریم میں وہ سورتیں جس کے پڑھنے سے تہائی حصہ قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملتا ہے وہ سورۃ اخلاص ہے۔
- مغل بادشاہ اورنگزیب عالمگیر کے لکھے ہوئے قرآن پاک نسخے بھارت میں ہیں۔
- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن پانچ سورتوں کے بارے میں فرمایا کہ یہ میرا خزانہ ہے۔ وہ یہ ہیں۔ سورۃ بنی اسرائیل کہف، مریم، طٰہٰ، انبیاء۔

آنحضرت کا مذاح

از مقبول احمد خان

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے کوئی سواری عنایت فرمائیں کہ ارشاد ہوا۔ کہ میں تمہیں اونٹنی کا بچہ دوں گا۔

انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا۔ رسول اللہ نے فرمایا کوئی اونٹ ایسا بھی ہوتا ہے۔ جو اونٹنی کا بچہ نہ ہو۔

ایک بڑھیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور کہا میرے لئے دعا کریں۔ کہ مجھ کو بہشت نصیب ہو۔ آپؐ نے فرمایا بڑھیا بہشت میں نہ جائے گی۔ اس کو بہت صدمہ ہوا۔ آپؐ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ اسے کہہ دو بڑھیا جنت میں جائے گی لیکن جوان ہو کر جائے گی۔

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراؓ

محمد یوسف رانا جوہر آبادی کروڑ لعل عیسن

حضرت حسینؓ کی والدہ ماجدہ کا نام فاطمہؓ ہے حضرت فاطمہؓ کے والد بزرگوار کا نام رحمت عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور والدہ ماجدہ حضرت خدیجہؓ ہیں۔ جو عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لائیں۔ حضرت خدیجہؓ کی تین لڑکیاں تھیں۔ ان سے بڑی عمر کی یہ تھیں۔ (۱) حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت کلثوم، حضرت فاطمہ ان سب میں چھوٹی ہیں۔ ان کی پیدائش کے زمانہ میں اختلاف ہے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی عمر شریف حضرت فاطمہ کی پیدائش کے وقت ۳۵ سال تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب کہ خانہ کعبہ کی تعمیر جدید ہو رہی تھی۔ اور ایک قول یہ ہے کہ حضرت فاطمہؓ کی پیدائش نبوت کے ایک سال بعد ہوئی۔ جب حضورؐ کی عمر ۴۱ سال تھی۔ الحاصل حضرت فاطمہؓ کی شادی حضرت علیؓ سے ۱۵ سال ۵ مہینے کی عمر میں ہو گئی تھی۔

عدالت فاروقؓ زندہ باد

نعیم اقبال خٹک متعلم ٹانک

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقؓ ایک بازار میں جا رہے تھے۔ ایک طرف سے آواز آئی عمرؓ! کیا عاملوں کے لئے چند قواعد و ضوابط مقرر کرنے پر تم عذاب الٰہی سے بچ جاؤ گے۔ تم کو یہ چیز معلوم

باقی ص ۳۶

عقیدۂ ختم نبوت پر

صحابہ کرامؓ اور علمائے امت کا اجماع

صحابہؓ کرام کا اجماع

قرآن و سنت کے بعد تیسرے درجے میں اہم ترین حیثیت صحابہؓ کرام کے اجماع کی ہے یہ بات تمام معتبر تاریخی روایات سے ثابت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے فوراً بعد جن لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اور جن لوگوں نے ان کی نبوت تسلیم کی۔ اُن سب کے خلاف صحابہ کرامؓ نے بالاتفاق جنگ کی تھی۔

اس سلسلے میں خصوصیت کے ساتھ مسیلمہ کذاب کا معاملہ قابل ذکر ہے یہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا منکر نہ تھا بلکہ اس کا دعویٰ یہ تھا کہ اسے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نبوت کا شریک بنایا گیا ہے اس نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے جو عریضہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا تھا، اس کے الفاظ یہ ہیں!

مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کی طرف۔ آپ پر سلام ہو۔ آپ کو معلوم ہو کہ میں آپ کے ساتھ نبوت کے کام میں شریک کیا گیا ہوں۔

(طبری، جلد دوم، ص ۳۹۹، طبع مصر)

علاوہ بریں مؤرخ طبری نے یہ روایت بھی بیان کی ہے کہ مسیلمہ کے ہاں جو اذان دی جاتی تھی اس میں اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللہ کے الفاظ کہے جاتے تھے اس صریح اقرار رسالت محمدیؐ کے باوجود اسے کافر اور خارج از ملت قرار دیا اور اس سے جنگ کی گئی۔ تاریخ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بنو حنیفہ نیک نیتی کے ساتھ اس پر ایمان لائے تھے اور انہیں اس غلط فہمی میں ڈالا گیا تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کو شریک رسالت کیا ہے۔ نیز قرآن کی آیت کو اس کے سامنے مسیلمہ پر نازل شدہ آیات کی حیثیت سے ایسے شخص نے پیش کیا تھا جو مدینہ طیبہ سے قرآن کی تعلیم حاصل کر کے گیا تھا، (البدایۃ والنہایہ لابن کثیر جلد ۵ ص ۵۱) مگر اس کے باوجود صحابہؓ کرامؓ نے ان کو مسلمان تسلیم نہیں کیا اور ان پر فوج کشی کی۔ پھر یہ کہنے کی بھی گنجائش نہیں کہ صحابہؓ نے ان کے خلاف ارتداد کی بنا پر نہیں بلکہ بغاوت کے جرم میں جنگ کی تھی اسلامی قانون کی رو سے باغی مسلمانوں کے خلاف اگر جنگ کی نوبت آئے تو ان کے اسیران جنگ غلام نہیں بنائے جا سکتے، بلکہ مسلمان تو درکنار، ذمی بھی اگر باغی ہوں تو گرفتار ہونے کے بعد ان کو غلام بنانا جائز نہیں ہے لیکن مسیلمہ اور اس کے پیروؤں پر جب چڑھائی کی گئی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اعلان فرمایا۔ کہ ان کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنایا جائے اور جب وہ لوگ اسیر ہوئے تو فی الواقع ان کو غلام بنایا گیا۔ اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ صحابہؓ نے جس جرم کی بناء پر ان سے جنگ کی تھی، وہ بغاوت کا جرم نہ تھا کہ ایک شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا اور دوسرے لوگ اس کی نبوت پر ایمان لائے یہ کارروائی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے فوراً بعد ہوئی ہے ابو بکر صدیقؓ کی قیادت میں ہوئی اور صحابہ کرامؓ کی پوری جماعت کے اتفاق سے ہوئی ہے۔ اجماع صحابہؓ کی اس سے زیادہ صریح مثال شاید ہی کوئی اور ہو۔

علمائے اُمّت کا اجماع

اجماع صحابہؓ کے بعد چوتھے نمبر پر مسائل دین میں جس کو حجت کی حیثیت حاصل ہے وہ دور صحابہؓ کے بعد کے علمائے امت کا اجماع ہے اس لحاظ سے جب ہم دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ پہلی صدی سے لے کر آج تک ہر زمانے کے، اور پوری دنیائے اسلام میں ہر ملک کے علماء اس عقیدے پر متفق ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص نبی نہیں ہو سکتا اور یہ کہ جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس منصب کا دعویٰ کرے، یا اس کو مانے، وہ کافر خارج از ملت اسلام ہے اس سلسلے کے بھی چند شواہد ملاحظہ ہوں۔

۱۔ امام ابو حنیفہؒ (۸۰ھ – ۱۵۰ھ) کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ مجھے موقع دو کہ میں اپنی نبوت کی علامات پیش کروں۔" اس پر امام اعظمؒ نے فرمایا کہ جو شخص اس سے نبوت کی علامت طلب کرے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں کہ لانبی بعدی (مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ لابن احمد المکی ج ۱ ص ۱۶۱۔ مطبوعہ حیدر آباد ۱۳۲۱ھ)

۲۔ علامہ ابن جریر طبری (۲۲۴ھ – ۳۱۰ھ) اپنی مشہور تفسیر قرآن میں آیت ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین کا مطلب بیان کرتے ہیں "۔۔ جس نے نبوت کو ختم کر دیا اور اس پر مہر لگا دی اب قیامت تک یہ دروازہ کسی کے لئے نہیں کھلے گا" (تفسیر ابن جریر، جلد ۲۲ صفحہ ۱۲)

۳۔ امام طحاوی (۲۳۹ھ – ۳۲۱ھ) اپنی کتاب عقیدۂ سلفیہ" میں سلف صالحین" اور خصوصاً امام ابو حنیفہؒ

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے عقائد بیان کرتے ہوئے نبوت کے بارے میں یہ عقیدہ تحریر فرماتے ہیں اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے برگزیدہ بندے چیدہ نبی اور پسندیدہ رسول ہیں اور وہ خاتم الانبیاءؑ امام الاتقیاء سید المرسلین حبیب رب العالمین ہیں اور ان کے بعد نبوت کا ہر دعویٰ گمراہی اور خواہش نفس کی بندگی ہے ” (شرح الطحاویہ فی العقیدۃ السلفیۃ دار المعارف مصر صفحات ۱۵، ۸۷، ۹۶، ۹۷، ۱۰۰، ۱۰۳)

۴ ۔ علامہ ابن حزم اندلسی (م ۳۸۴ھ ۔ ۴۵۶ھ) لکھتے ہیں: ” یقیناً وحی کا سلسلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد منقطع ہو چکا ہے ۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ وحی نہیں ہوتی ۔ مگر ایک نبی کی طرف اللہ عزوجل فرما چکا ہے محمدؐ نہیں ہیں، تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ مگر وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں “ (المحلی ۔ ج ۱ ص ۲۶) ۔

۵ ۔ امام غزالیؒ (۴۵۰ھ ۔ ۵۰۵ھ) فرماتے ہیں اگر یہ دروازہ (یعنی اجماع کو حجت ماننے سے انکار کا دروازہ) کھول دیا جائے تو بڑی قبیح باتوں تک نوبت پہنچ جاتی ہے ۔

مثلاً اگر کہنے والا کہے کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی رسول کی بعثت ممکن ہے تو اس کی تکفیر میں تامل نہیں کیا جا سکتا لیکن بحث کے موقع پر جو شخص اس کی تکفیر میں تامل کو ناجائز ثابت کرنا چاہتا ہو اسے لامحالہ اجماع سے مدد لینی پڑے گی کیونکہ عقل اس کے عدم جواز کا فیصلہ نہیں کرتی اور جہاں تک نقل کا تعلق ہے اس عقیدے کا قائل لا نبی بعدی اور خاتم النبیین کی تاویل کرنے سے عاجز نہ ہوگا ۔ وہ کہے گا کہ خاتم النبیین سے مراد اولوالعزم رسولوں کا خاتم ہونا ہے اور اگر کہا جائے کہ نبیین کا لفظ عام ہے تو عام کو خاص قرار دے دینا اس کے لئے کچھ مشکل نہ ہوگا اور لا نبی بعدی کے متعلق وہ کہہ دے گا کہ رسول بعدی تو نہیں کہا گیا ہے ، رسول اور نبی میں فرق ہے اور نبی کا مرتبہ رسول سے بلند تر ہے ۔ غرض اس طرح کی بکواس بہت کچھ کی جا سکتی ہے اور محض لفظ کے اعتبار سے ایسی تاویلات کو ہم محال نہیں سمجھتے ، بلکہ ظواہر تشبیہ کی تاویل میں ہم اس سے بھی زیادہ بعید احتمالات کی گنجائش مانتے ہیں اور اس طرح کی تاویلیں کرنے والے کے متعلق ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ نصوص (بالکل واضح قرآنی احکامات) کا انکار کر رہا ہے لیکن اس قول کے قائل کی تردید میں ہم یہ کہیں گے کہ امت نے بالاتفاق اس لفظ (لا نبی بعدی) سے اور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرائن احوال سے یہ سمجھا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کبھی نہ کوئی نبی آئے گا نہ رسول ۔ نیز امت کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ اس میں کسی تاویل اور تخصیص کی گنجائش نہیں ہے لہٰذا ایسے شخص کو منکر اجماع کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا ۔ (الاقتصاد فی الاعتقاد و المطبعۃ الادبیہ مصر ص ۱۱۴)

محی السنۃ البغوی (متوفی ۵۱۰ھ) اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں ۔ ” اللہ نے آپؐ کے ذریعہ سے نبوت کو ختم کیا ۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کے خاتم ہیں ۔ ۔ ۔ اور ابن عباس کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (اس آیت میں) یہ فیصلہ فرما دیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا “ جلد ۳ ص ۵۸ ۱)

۷ ۔ علامہ زمخشری (۴۶۷ھ ۔ ۵۳۸ھ) تفسیر کشاف میں لکھتے ہیں ” اگر تم کہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی کیسے ہوئے ۔ جبکہ حضرت عیسیٰ آخری زمانے میں نازل ہوں گے تو میں کہوں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا اس معنی میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص نبی نہ بنایا جائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں میں سے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نبی بنائے جا چکے تھے اور جب وہ نازل ہوں گے تو شریعت محمدیہ کے پیرو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلے کی طرف نماز پڑھنے والے کی حیثیت سے نازل ہوں گے “ گویا وہ آپ ہی کی امت کے ایک فرد ہیں ۔

(جلد ۳ ص ۲۱۵)

قاضی عیاض (متوفی ۵۴۴ھ) لکھتے ہیں ” جو شخص خود اپنے حق میں نبوت کا دعویٰ کرے ۔ یا اس بات کو جائز رکھے کہ آدمی نبوت کا اکتساب کر سکتا ہے اور صفائی قلب کے ذریعہ سے مرتبۂ نبوت کو پہنچ سکتا ہے ۔ جیسا کہ بعض فلسفی اور غالی صوفی کہتے ہیں اور اسی طرح جو شخص نبوت کا دعوٰے تو نہ کرے مگر یہ دعوٰے کرے کہ اس پر وحی آتی ہے ۔ ایسے سب لوگ کافر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جھٹلانے والے ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی طرف سے یہ خبر پہنچائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے ختم کرنے والے ہیں اور تمام انسانوں کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا گیا ہے اور تمام امت کا اس پر اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر مفہوم پر محمول ہے اس کے معنی و مفہوم میں کسی تاویل و تخصیص کی گنجائش نہیں ہے لہٰذا ان تمام گروہوں کے کافر ہونے میں قطعاً کوئی شک نہیں ، بر بنائے اجماع بھی بر بنائے نقل بھی

(شفاء جلد ۲ ص ۲۷۰ ۔ ۲۷۱)

۹ ۔ علامہ شہرستانی (متوفی ۵۴۸ھ) اپنی مشہور کتاب الملل والنحل میں لکھتے ہیں ” اور اسی طرح جو کہے ۔ ۔ ۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا ہے ،

(بجز عیسیٰ علیہ السلام کے) تو اس کے کافر ہونے میں دو آدمیوں کے درمیان بھی اختلاف نہیں “ ۔

(جلد ۳ ص ۲۶۹)

۱۰ ۔ امام رازی (۵۴۳ھ ۔ ۶۰۶ھ) اپنی تفسیر کبیر میں آیت خاتم النبیین کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں ” اس سلسلہ بیان میں وخاتم النبیین اس لئے

فرمایا کہ جس نبی کے بعد کوئی دوسرا نبی ہو، وہ اگر نصیحت اور توضیح احکام میں کوئی کسر چھوڑ جائے تو اس کے بعد آنے والا نبی اُسے پورا کر سکتا ہے مگر جس کے بعد کوئی آنے والا نبی نہ ہو وہ اپنی امت پر زیادہ شفیق ہوتا ہے اور اس کو زیادہ واضح رہنمائی دیتا ہے۔ کیونکہ اس کی مثال اس باپ کی ہوتی ہے جو جانتا ہے کہ اس کے بیٹے کا کوئی ولی و سرپرست اسکے بعد نہیں ہے

(جلد ۶، ص ۵۸۱)

۱۱۔ علامہ بیضاوی (متوفی ۶۸۵ھ) اپنی تفسیر انوار التنزیل میں لکھتے ہیں۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء میں سب سے آخری نبی ہیں، جس نے ان کا سلسلہ ختم کر دیا یا جس سے انبیاء کے سلسلے پر مہر لگا دی گئی اور عیسیٰ علیہ السلام کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نازل ہونا اس ختم نبوت میں قادح نہیں ہے۔ کیونکہ جب وہ نازل ہوں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے دین پر ہوں گے۔

(جلد ۴ ص ۱۶۴)

۱۲۔ علامہ حافظ الدین النسفی (متوفی ۷۱۰ھ) اپنی تفسیر "مدارک التنزیل" میں لکھتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔۔۔ یعنی نبیوں میں سب سے آخری۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص نبی نہیں بنایا جائے گا۔ رہے عیسیٰ تو وہ اُن انبیاء میں سے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نبی بنائے جا چکے تھے اور جب وہ نازل ہوں گے تو شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے والے کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ گویا کہ وہ آپ کی امت کے افراد میں سے ہیں

(ص ۱، ۴ ؛)

۱۳۔ علامہ علاؤ الدین بغدادی (متوفی ۷۲۵ھ) اپنی تفسیر "خازن" میں لکھتے ہیں "وخاتم النبیین" یعنی اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم کر دی اب نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبوت ہے نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی اس میں شریک

وکان اللہ بکل شیءٍ علیما یعنی یہ بات اللہ کے علم میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں (ص ۴۷۱ - ۴۷۲)

۱۴۔ علامہ ابن کثیر (متوفی ۷۷۴ھ) اپنی مشہور و معروف تفسیر میں لکھتے ہیں، پس یہ آیت اس باب میں نص صریح (بالکل واضح حکم) ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کوئی نہیں تو رسول بدرجہ اولیٰ نہیں ہے کیونکہ رسالت کا منصب خاص ہے اور نبوت کا منصب عام، ہر رسول نبی ہوتا ہے، مگر ہر نبی رسول نہیں ہوتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص بھی اس کا دعوے کرے وہ جھوٹا، مفتری، دجال گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے خواہ وہ کیسے خرق عادت اور شعبدے اور جادو اور طلسم اور کرشمے بنا کرلے آئے یہی حیثیت ہر اس شخص کی ہے۔ جو قیامت تک اس منصب کا مدعی ہو۔ (جلد ۳۔ ص ۴۹۳۔ ۴۹۴)

۱۵۔ علامہ جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) تفسیر جلالین میں لکھتے ہیں۔

یعنی اللہ اس بات کو جانتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں اور عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہی کے مطابق عمل کریں گے۔

(ص ۷۶۸)

۱۶۔ علامہ ابن نجیم (متوفی ۹۷۰ھ) اصول فقہ کی مشہور کتاب الاشباہ والنظائر۔ کتاب السیر باب الردہ میں لکھتے ہیں، اگر آدمی یہ نہ سمجھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں ہے، کیونکہ یہ ان باتوں میں سے ہے جن کا جاننا اور ماننا ضروریات دین میں سے ہے (ص ۱۷۹)۔

۱۷۔ ملا علی قاری (متوفی ۱۰۱۶ھ) شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔

(ص ۲۰۲)

۱۸۔ شیخ اسماعیل حقی (متوفی ۱۱۳۷ھ) تفسیر روح البیان میں اس آیت کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں، عاصم نے لفظ خاتم، ت کے زبر کے ساتھ پڑھا ہے جس کے معنی ہیں آلہ ختم کے جس سے مہر کی جاتی ہے۔ جیسے طابع اس چیز کو کہتے ہیں جس سے ٹھپا لگایا جائے۔ مراد یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء میں سب سے آخر تھے جن کے ذریعے سے نبیوں کے سلسلے پر مہر لگا دی گئی۔ فارسی میں اسے "مہر پیغمبراں" کہیں گے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نبوت کا دروازہ سر بمہر کر دیا گیا اور پیغمبروں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ باقی قاریوں نے اسے ت کے زیر کے ساتھ خاتم پڑھا ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مہر کرنے والے تھے فارسی میں اس کو "مہر کنندۂ پیغمبراں" کہیں گے اس طرح یہ لفظ بھی خاتم کا ہم معنی ہی ہے۔۔۔۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے علماء آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف ولایت ہی کی میراث پائیں گے نبوت کی میراث آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمیت کے باعث ختم ہو چکی اور عیسیٰ علیہ السلام کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نازل ہونا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے میں قادح نہیں ہے کیونکہ خاتم النبیین ہونے کے معنی یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ بنایا جائے گا۔۔۔ اور عیسیٰ علیہ السلام آپ سے پہلے نبی بنائے جا چکے تھے اور جب وہ نازل ہوں گے تو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو کی حیثیت سے نازل ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ایک فرد کی طرح ہوں گے نہ ان کی طرف وحی آئے گی اور نہ وہ نئے احکام دیں گے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہوں گے۔۔۔ اور اہل سنت والجماعت اس بات کے قائل ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، "ولکن رسول

باقی ص ۲۶

مسیح کا نزول ہند میں نہیں بلکہ شام میں

از بابو حبیب اللہ امرتسری

گرمی کا موسم ہے جون کا مہینہ ہے۔ موسم گرما اپنے عالم شباب میں ہے۔ گرمی کی بڑی شدت ہے۔ شہر امرتسر کے مشرقی حصہ دروازہ مہان سنگھ کے قریب ایک کوچے میں صبح کے قریب دس بجے اتوار کے دن ایک مکان میں چند دوستوں کا مجمع ہے۔ ان میں مذہبی گفتگو ہو رہی ہے۔ ایک مرزائی اس کا مقابل ایک اہل السنت ہے جناب جناب اور بھی تشریف فرما ہیں۔ گفتگو میں تلخی اور درشتی نہیں ہے بلکہ سنجیدگی اور متانت ہے زیر بحث یہ مسئلہ ہے کہ آیا مسیح موعود ملک ہند میں ہونگے یا ملک شام میں۔ مرزائی کا اس پر اصرار ہے کہ مسیح موعود ملک ہندوستان میں ہوا ہے چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مہدی موعود و مسیح موعود ہیں اہل السنت کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح موعود ملک شام میں ہوگا مرزائی نے جو دلائل دعوٰے کے اثبات میں پیش کئے اور اہل السنت نے جو جوابات دیئے اُن کو ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مرزائی (۱) اس مہدی کے لئے جو مسیح بھی ہے مشرقی جانب مخصوص ہے ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل ادم۔ جیسے کہ آدم سے تشبیہ دی گئی ہے اور آدم کا نزول ہند میں ہوا پس عیسےٰ بھی ہند میں نازل ہوگا۔

(۲) کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۔ باب غزوۃ الہند میں امام نسائی نے دو گروہوں کا ذکر کیا ہے ایک وہ جو ہند میں جہاد کریگا وعصابۃ معہ عیسیٰ ابن مریم اور ایک وہ جو ہند میں مسیح موعود کے ساتھ ہوگا۔

(۳) تمام مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ پیشگوئی لیظھرہ علی الدین کلہ کا ظہور امام مہدی مسیح موعود کے ہاتھ پر ہوگا پس اس کے ظہور کے لئے وہ ملک مناسب ہے جس میں ہر مذہب نمونہ موجود ہو اور سب کو آزادی بھی ہو۔ اور یہ خصوصیت ملک ہند کو ہے اور ایک صاحب نے مہدی پنجاب ہند کے اعداد یکساں بیان کئے ہیں تاکہ مناسبت ظاہر ہو۔

(۴) دجال کے ظہور کا مقام بھی مشرق ہے پس اس فتنہ کا دور کرنے والا بھی مشرق ہی میں چاہیئے۔

(۵) پھر ایک حدیث میں جو جواہر الاسرار محررہ ۸۴۰ھ میں ہے اس میں صاف لکھا ہے یخرج المھدی من قریۃ یقال لہ کدعہ یعنی قادیاں اور یہ دمشق کی شرق میں بھی ہے۔

نوٹ :۔ یہ مضمون قادیاں کے رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۶ نمبر ۶ صفحہ ۲۹۹ و ۳۰۰ اور تشحیذ الاذہان بابت ماہ اگست ۱۹۲۰ء کے صفحہ ۴۶ پر ہے۔

جواب از اہل سنت

مرزائی صاحب کے پیش کردہ پانچ دلائل کی تردید کرنے سے پیشتر میں چند دلائل اپنے عقیدہ کی تائید میں لکھتا ہوں۔ اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح موعود عیسےٰ بن مریم ملک شام میں ہوں گے۔ ان مندرجہ ذیل احادیث نبویہ کو غور سے سنیئے۔

دلیل نمبر ۱

(۱) سنن ترمذی شریف صفحہ ۳۴۴ اور کتاب جائزۃ الشوذی شرح سنن ترمذی جلد ۳ صفحہ ۱۱۱ پر لکھا ہے کہ

حضرت مجمع بن جاریہ صحابی روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ ابن مریم دجال کو باب لُد پر قتل کریگا۔

(ب) صحیح مسلم شریف کی جلد ۲ کے صفحہ ۴۰۱ اور سنن ابن ماجہ کے صفحہ ۳۰۴ پر حضرت نواس بن سمعان سے ایک حدیث نبوی آئی ہے جس کا ایک حصہ یوں ہے۔

مسیح دجال کو تلاش کریگے۔ اس کو پا دیگے باب لُد پر پس اس کو قتل کر ڈالیں گے۔

نوٹ نمبر ۱۔ نودی شرح صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۔ جائزۃ الشوذی جلد ۳ صفحہ ۔ رفع العجاجۃ عن سنن ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۳۰۴۔ مرقاۃ المفاتیح جلد ۵ صفحہ ۱۸۰ و ۱۸۱ اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۳۰۱۔ مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۲۰۷۔ مجمع البحار جلد ۳ صفحہ ۲۰۱۔ قاموس جلد ۱ صفحہ ۳۴۴۔ تاج العروس جلد ۲ صفحہ ۴۹۳۔ منتہی الادب جلد ۴ صفحہ ۱۶۸۳۔ لسان العرب جلد ۴ صفحہ ۳۹۴ پر لکھا ہے کہ لُد علاقہ فلسطین میں ایک گاؤں ہے۔

نوٹ نمبر ۲۔ مرزا صاحب کی کتاب ازالہ اوہام صفحہ ۲۲۰ پر ہے حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں لگیں گے۔ اور لُد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔

دلیل نمبر ۲۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد ۴ صفحہ ۱۱۳۔ باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال، فصل اول۔ مرقاۃ المفاتیح جلد ۵ صفحہ ۲۰۳۔ اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۳۰۷ اور مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۲۹۴ پر ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ روایت کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ مسیح الدجال جانب مشرق سے نکلیگا اور قصد اس کا مدینہ مطہرہ میں آنے کا ہوگا یہاں تک کہ کوہ اُحد کے پیچھے ٹھہرے گا۔ پھر فرشتے اس کا منہ (ملک) شام کی طرف پھیر دیں گے۔ اور وہاں ہی وہ ہلاک ہوگا۔

دلیل نمبر ۳۔ کتاب کنز العمال کی جلد ۷ صفحہ ۲۰۴ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی روایت آئی ہے جس کا ایک حصہ یہ ہے۔

یقتلہ اللہ تعالیٰ بالشام من عقبۃ یقال لھا عقبۃ افیق لثلاث ساعات یمضین من النھار علی یدی عیسی ابن مریم۔

(ترجمہ) اللہ تعالےٰ دجال کو ملک شام میں ایک ٹیلے پر جس کو افیق کہتے ہیں دن کے تین ساعت میں عیسیٰ ابن مریم کے ہاتھ سے قتل کرائیگا۔ (اصل صفحہ حصہ دوم صفحہ ۲۶)

دلیل نمبر ۴۔ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۷۔ اور کتاب حجج الکرامہ کے صفحہ ۴۴۳ پر لکھا ہے۔

عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکر الھند

یغزوا الہند بکم جیش یفتح اللہ علیہم حتی یاتوا بملوکہم مغللین بالسلاسل یغفر اللہ ذنوبہم فینصرفون حین ینصرفون فیجدون ابن مریم بن شام۔
(نعیم بن حماد)

دلیل نمبر۵۔ مسند احمد (مطبوعہ مصر) کی جلد چھٹی کے صفحہ ۷۵ پر ہے۔

حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا سلیمان بن داؤد قال ثنا حرب بن شداد عن یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی الحضرمی بن لاحق ان ذکوان ابا صالح اخبرہ ان عائشۃ رضی اللہ عنہا اخبرتہ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانا ابکی فقال لی ما یبکیک قلت یا رسول اللہ ذکرت الدجال فبکیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یخرج الدجال وانا حی کفیتکموہ وان یخرج الدجال بعدی فان ربکم عز وجل لیس باعور انہ یخرج فی یہودیۃ اصبہان حتی یاتی المدینۃ فینزل ناحیتہا ولہا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل نقب منہا ملکان فیخرج الیہ شرار اہلہا حتی الشام مدینۃ بفلسطین بباب لد وقال ابو داؤد مرۃ حتی یاتی فلسطین باب لد فینزل عیسی علیہ السلام فیقتلہ ثم یمکث عیسی علیہ السلام فی الارض اربعین سنۃ اماما عدلا وحکما مقسطا۔

مختصر ترجمہ۔ دجال مدینے سے شام میں چلا جائیگا وہاں حضرت عیسٰی اتریں گے تو اس کو قتل کر ڈالیں گے۔ الخ

دلیل نمبر۶۔ سنن ابن ماجہ کے صفحہ ۳۰۸ و ۳۰۹ اور رفیع العاجۃ عن سنن ابن ماجہ کی جلد سوم کے صفحہ ۳۰۳ پر حضرت ابو امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی روایت مرفوعاً آئی ہے جس کا ایک حصہ یوں ہے۔

عرب میں سے اکثر لوگ بیت المقدس میں ہونگے ان کا امام ایک نیک شخص ہوگا ایک روز ان کا امام آگے بڑھ کر صبح کی نماز پڑھانا چاہے گا اتنے میں حضرت عیسٰی صبح کے وقت اتریں گے تو یہ امام ان کو دیکھ کر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے گا تاکہ حضرت عیسٰی آگے ہو کر نماز پڑھاویں لیکن حضرت عیسٰی اپنا ہاتھ اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھ دیں گے۔ پھر اس سے فرمائیں گے تو ہی آگے بڑھ اور نماز پڑھا۔ اس لئے کہ یہ نماز تیرے ہی لئے قائم ہوئی تھی، خیر وہ امام لوگوں کو نماز پڑھاویگا جب نماز سے فارغ ہوگا تو حضرت عیسٰی علیہ السلام فرمائینگے دروازہ کھول دو۔ دروازہ کھول دیا جاویگا وہاں پر دجال ہوگا ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ جن میں سے ہر ایک کے پاس تلوار ہوگی۔ جب دجال حضرت عیسٰی کو دیکھیگا تو ایسا گھل جاویگا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ اور دجال بھاگے گا۔ اور حضرت عیسٰی فرماوینگے میرا ایک وار تجھ کو کھانا ہے تو اس سے بچ نہ سکیگا۔ آخر باب لد کے پاس اس کو پاویں گے اور اس کو قتل کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دیگا۔

(الحدیث)

نوٹ:۔ اس حدیث نبوی نے تو مرزا صاحب قادیانی کی مسیحیت باطلہ قادیانیہ پر پانی پھیر دیا ہے۔

دلیل نمبر۷۔ حضرت قتادہؒ تابعی نے بھی فرمایا ہے کہ ملک شام ارض محشر ہے اس جگہ لوگ جمع ہوں گے اور اس جگہ عیسٰے نازل ہوگا اور اس جگہ اللہ گمراہ جھوٹے دجال کو ہلاک کریگا (ابن جریر جلد ۱۷، صفحہ ۱۳)

غرض حبیب (۱) حضرت عیسٰے ابن مریم علیہ السلام کا رخ ملک شام ہی سے ہوا تھا ملک شام ہی میں آپ کا نزول ہوگا۔

(۲) پہلی دفعہ یہود نامسعود نے آپ کو قتل کرنا چاہا دوبارہ تشریف لاکر یہود کو اور دجال کو قتل کریں گے۔

(۳) پہلی دفعہ حضرت مسیح نے تلوار نہیں اٹھائی۔ اب آن کر تلوار اٹھائیں گے۔ دجال کے قتل کے بعد جنگ بند ہو جائے گی (سنن ابن ماجہ صفحہ ۳۰۳)

(۴) پہلی دفعہ مسیح نے شادی نہیں کی۔ اب آن کر شادی کریں گے۔

(۵) پہلی دفعہ مسیح کی اولاد نہ تھی اب اولاد ہوگی۔

(۶) پہلی بار حکومت وسلطنت نہ کی تھی۔ اب حکومت کریں گے۔ (طبقات ابن سعد جلد ۱ صفحہ ۲۶)

(۷) پہلی بار انجیل پر عمل کیا تھا۔ جب دوسری بار تشریف لائیں گے تو آنحضرت علیہ السلام کے دین پر ہوں گے۔

(۸) دین اسلام پھیلائیں گے۔

(۹) پولوس کے پھیلائے ہوئے دین (موجودہ مسیحیت) کو مٹا دیں گے۔

(۱۰) بیت اللہ شریف کا حج کریں گے (صحیح مسلم ومسند احمد)

(۱۱) حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک پر حاضر ہو کر سلام کریں گے۔
(رسالہ اعتبار الاذکیا صفحہ ۵۔ حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۹)

(۱۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقبرہ شریف میں دفن کئے جائینگے اور ان کی قبر چوتھی ہوگی۔ (حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۹/۴۳۰)

مرزائی کے دلائل کا جواب (الف) سورۃ آل عمران کی آیت مقدسہ "ان مثل عیسٰی عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون" میں حضرت مسیح ناصری کی مثال حضرت آدمؑ پیش کی گئی ہے۔ یعنی آپ بن باپ پیدا ہوئے اور حضرت آدم بن باپ و بن ماں۔

اس آیت میں کسی مثیل مسیح کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

(ب) سنن نسائی کتاب الجہاد باب غزوہ ہند صفحہ ۲۹۶ اور کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۰۳ کے حوالہ سے جو روایت پیش کی گئی ہے اس میں لفظاً یا اشارتاً اس بات کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ مسیح موعود ہند میں ہوگا۔ البتہ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۹۷ اور حجج الکرامہ کے صفحہ ۴۲۴ کے حوالہ سے جو روایت میں نے بطور دلیل چہارم لکھی ہے اس کے الفاظ فیجدون ابن مریم بالشام صاف ظاہر کرتے ہیں کہ ابن مریم ملک شام میں ہوں گے۔

(ج) شہر لنڈن میں بھی ہر فرقے، ہر ملک، ہر قوم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ اور وہاں مذہبی آزادی بھی ہے۔

(د) مشکوٰۃ شریف مترجم جلد ۴ صفحہ ۱۰ پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع روایت آئی ہے کہ دجال مشرق کی جانب سے ملک خراسان سے خروج کریگا مگر نصاریٰ یورپ (پادری اور فلاسفر) تو مغرب سے آئے ہیں اور یورپ ایشیا کے مغرب میں ہے۔ (ہ) کتاب جواہر الاسرار حدیث کی مستند کتاب نہیں ہے۔ البتہ محدث ابن عدی نے "کامل" میں یہ روایت لکھی ہے۔

"یخرج المہدی من قریۃ بالیمن یقال لہا کرعۃ"

مگر اس روایت میں ایک راوی عبدالوہاب بن ضحاک ہے جس کو ابو حاتم نے جھوٹا کہا۔ نسائی وغیرہ نے متروک کہا۔ دارقطنی نے منکر الحدیث کہا۔ (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۶۰/۱۶۱)

کتاب فصل الخطاب قلمی، غایت المقصود جلد ۱ صفحہ ۱۶۴/۱۶۵۔ حجج الکرامہ صفحہ ۳۵۸۔ پر بحوالہ دلائل النبوت لفظ "کرعہ" لکھا ہے۔ لفظ قدعہ۔ کدہ۔ کدیہ۔ کدعہ صحیح نہیں ہے۔ بلکہ لفظ "کرعہ" ہے (نیز دیکھو احوال الآخرت حافظ محمد صاحب صفحہ ۴۳)

پیر طریقت مولانا حافظ
غلام حبیبؒ کی وفات پر
تعزیتی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین و کارکنوں کا اجلاس مرکزی ناظم تبلیغ مولانا عبدالرحیم اشعر مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور بزرگ مولانا غلام حبیبؒ چکوال کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کیا گیا۔ نیز مولانا مرحوم کی خدمات کو شاندار خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ خدام ختم نبوت نے کہا کہ مولانا موصوف جماعت کے سرپرستوں میں سے تھے۔ ہر سال صدیق آباد ربوہ، کی سالانہ کانفرنس میں ایک اجلاس کی صدارت فرماتے تھے اور خدام ختم نبوت کو ڈھیروں دعاؤں سے نوازتے حضرت مرحوم کی وفات سے ملک ایک عظیم شیخ طریقت اور عالم ربانی کے وجود سے محروم ہو گیا ہے۔ خداوند قدوس مرحوم کی خدمات جلیلہ اور مساعی جمیلہ کو قبول فرما دے۔ اور انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اجلاس میں پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کیا گیا۔ اور دعا کی گئی کہ پروردگار عالم تمام پسماندگان کو یہ صدمہ عظیم برداشت کرنے کی توفیق دے۔ اجلاس میں مولانا عبدالرحیم اشعر کے علاوہ مولانا قاضی اللہ یار خالد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا شوکت علی، جناب جمعہ خان، مولانا عطاء الرحمٰن، اور دیگر کارکنوں نے شرکت کی۔

مبلغ ختم نبوت بہاولپور مولانا
محمد اسحاق ساقی کا تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بہاولپور کے مبلغ مولانا اسحاق جلالپوری نے ضلع بہاولپور میں حاصلپور، یزمان منڈی، احمد پور شرقیہ، اوچ شریف کا دورہ کیا۔ اور اوچ شریف کی جامع مجلہ محلہ فہیم آباد میں صبح کی نماز کے بعد درس قرآن مجید دیا۔ اور درس قرآن مجید میں فرمایا کہ مسلمان کی زندگی صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھنے میں ہے۔ اس وقت مسلمان کا ایمان اور عمل قابل قبول نہیں۔ جب تک ختم نبوت پر ایمان نہیں ہوگا۔ عقیدہ کا درست ہونا ضروری ہے۔ اوچ شریف کے صدر حاجی عباس صاحب اور ناظم مولانا رشید احمد عباس سے بھی گفتگو ہوئی۔ ان سے ختم نبوت کانفرنس کے بارے میں مشورہ ہوا۔ اور موضع رسول پورہ قادیانیوں کا گڑھ ہے۔ اس موضع کے بارے میں مرزا طاہر لعین کی تحریک ہے کہ تم اس کو ربوہ بناؤ۔ وہ ربوہ تمہارے ہاتھ نہیں آیا۔ تو مولانا نے ان کو فرمایا کہ آپ ان کا خوب تعاقب کریں۔ جماعت آپ سے پورا پورا تعاون کرے گی۔ وہاں ایک قادیانی مسلمان ہوا تو قادیانیوں نے اس پر بہت تکالیف ڈھائیں۔ اللہ تعالیٰ اسے جزائے خیر دے اور استقامت دے۔

ختم نبوت یوتھ فورس کے نوجوان
نے اٹک کالج میں پہلی پوزیشن حاصل کی

اٹک (نامہ نگار) گورنمنٹ کالج اٹک کے طالب علم عارف محمود نے انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن راولپنڈی بورڈ سے انٹر (نان میڈیکل) کے امتحان میں گیارہ سو میں سے ۸۲۵ نمبر حاصل کرکے اٹک کالج میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ عارف محمود کا تعلق ختم نبوت یوتھ فورس سے ہے۔

عبدالمجید ساجد کا صدمہ

دیپالپور ختم نبوتؐ کے نمائندہ جناب عبدالمجید ساجد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا اور صرف پندرہ دن بعد ساجد صاحب سے اپنی امانت واپس لے لی۔ ختم نبوت کے ورکرز جناب عبدالمجید ساجد صاحب کے بیٹے کی رحلت پر اس کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ساجد صاحب اور ان کے اہل خانہ کو یہ صدمہ سہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔

ہری پور میں
بزم ادب کے زیر اہتمام
جلسہ ختم نبوت
از عتیق الرحمٰن ہری پور

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا خان محمد مدظلہ العالی کے حکم پر ۱۹۸۹ء کو ختم نبوتؐ کے سال کے طور پر منایا جا رہا ہے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی یہ جلسہ بھی ہے۔ جو کہ پہلی مرتبہ گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۲ کی بزم ادب کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ کی صدارت پرنسپل صاحب سکول ہذا نے فرمائی جلسہ کا آغاز میاں فضل الرحمٰن نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ بعد ازاں شبیر احمد نے دربار رسالتؐ میں ہدیہ نعت پیش کیا۔ طلباء سے خطاب کرتے ہوئے محمد عابد خان نے کہا "مسلمانوں کو چاہئے کہ باہمی رنجشوں کو یکسر بھلا کر اسلام دشمن قوتوں کے خلاف متحد اور یکجا ہو جائیں۔

ع ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے

یہ ہماری اپنی نااتفاقیوں اور باہمی اختلافات کا صلہ ہے کہ نئے نئے فتنے اور اسلام کے خلاف نئی سازشیں کی جا رہی ہیں"

صدر بزم ادب حافظ محمود الحسن نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "اگر ہم اپنے ماں باپ کے خلاف کوئی بات اور ان کی شان میں کوئی گستاخی برداشت نہیں کر سکتے۔ تو یہ کیسے ممکن ہے کہ آقائے

نامدار محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوئی بات برداشت کریں۔

یہ ہماری دینی غیرت کے خلاف ہے۔ کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین برداشت کر سکیں"۔ ان کے علاوہ محمد زوار نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حُبِ نبویؐ کا تقاضا ہے کہ پیغمبر خدا کے دوستوں کے دوست اور محبت کرنیوالے بنیں۔ اور آپؐ کے دشمنوں سے نفرت کرنے والے بنیں۔ انہوں نے لوگوں کو واضح طور پر بتایا کہ قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں کیا فرق ہے؟ یہودی عیسائی اور دوسرے کافر خود کو غیر مسلم تسلیم کرتے ہوئے اپنے مذاہب کی تبلیغ کرتے ہیں۔ جبکہ قادیانی مسلمانوں کے بھیس میں ختم نبوتؐ پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔ ان کا تعلق مسیلمہ کذاب اور دوسرے جھوٹے دعوے داروں سے ہے"۔ ان کے علاوہ ضیاء الرحمٰن، ریحان شبیر، عبدالقادر اور احمد خان نے بھی طلباء سے خطاب کیا۔ آخر میں مہمان خصوصی جنرل سیکرٹری شبان ختم نبوت محمد اورنگزیب اعوان نے اس جلسہ کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا "سورج کی روشنی ختم ہو سکتی ہے۔ دریاؤں میں پانی ختم ہو سکتا ہے۔ آگ سرد ہو سکتی ہے۔ لیکن نبی کریمؐ کی نبوت کا آفتاب ہمیشہ چمکتا رہے گا۔ شروع میں نبوت کے چار دعویدار ہوئے جن میں تین مرد اور ایک عورت تھی۔ ان میں سے ہر ایک کا انجام جہنم ہوا۔ اور سبھی مردود ہوئے۔ ختم نبوتؐ کے دفاع کا کام سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبرؓ کے ہاتھوں انجام پایا۔ قیامت تک اس سلسلہ میں جتنا بھی کام ہوگا آپؓ کے درجات بلند ہوتے جائیں گے۔ مرزا قادیانی کے حوالوں کا ذکر کرتے ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا کہتا ہے کہ مجھے رب نے کہا "I Love You" جس پر پنجابی کی یہ مثل "دیسی کتی ولایتی بھونک" اگر کہی جائے تو عین فٹ آئے گی۔ انہوں نے طلباء سے شیزان کا مکمل بائیکاٹ کرنے کے لئے کہا۔ اور یہ مسئلہ بھی سمجھایا کہ شیزان کا بائیکاٹ کیوں ضروری ہے"۔

اس پر تمام طلباء نے شیزان کا مکمل بائیکاٹ کرنے کا ہاتھ اٹھا کر وعدہ کیا۔ اور کہا کہ ہم کبھی بھی شیزان کی مصنوعات استعمال نہیں کریں گے۔ آخر میں قاری شفیق الرحمٰن صاحب نائب صدر بزم ادب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کامیابی عالم اسلام اور تمام امت مسلمہ کے لئے دعا فرمائی۔ اور یوں یہ عظیم الشان جلسہ اختتام کو پہنچا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض صابر غفور علوی نے سرانجام دیئے۔

قادیانیوں کو قانون کا پابند بنایا جائے۔ مولانا خدابخش

خطیب جامع مسجد شہدہ ربوہ مولانا خدا بخش شجاع آبادی نے اپنے بیان میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو قانون کا پابند کیا جائے۔ کیونکہ قادیانی جارحیت دن بدن زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔ مولانا نے کہا کہ قادیانی اخبار روزنامہ الفضل مسلسل آئین پاکستان کی دھجیاں اڑا رہا ہے۔ انہوں نے کہا بارہا ہم نے اس کے ایڈیٹر کے خلاف دفعہ نمبر ۲۹۸ کے تحت پرچے درج کرائے ہیں۔ لیکن قانون کی بغاوت اس کا وطیرہ بن گیا ہے۔ اس لئے اس اخبار الفضل کو فوراً بند کیا جائے۔ مولانا نے کہا کہ ربوہ میں لاقانونیت شدت سے بڑھتی جا رہی ہے۔ حال ہی میں محلہ دارالیمن میں ایک پرائمری سکول کی عمارت کو لجنہ اماء اللہ ہال بنا دیا گیا ہے۔ ہم نے جب آر ایم صاحب ربوہ کو اس کی اطلاع کی۔ اور ان سے مطالبہ کیا کہ اس مرزائی ٹیچر کے خلاف کاروائی کی جائے۔ تو ہماری درخواست پر انتظامیہ نے کاروائی کر کے اس مرزائی کو معطل کر دیا۔ مولانا خدابخش نے کہا کہ مرزائی نوجوان اپنی قیادت سے سخت متنفر ہیں انہوں نے کہا اگر حکومت ربوہ کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دے دے تو بہت سے قادیانی اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حکومت پاکستان خصوصاً وزیر اعظم سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ ربوہ کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

ڈاکٹر شیر افگن کے بیان کی مذمت

اٹک (نامہ نگار) اٹک ختم نبوت یوتھ فورس کے ایک اجلاس میں قادیانیوں کی حمایت میں مشیر پارلیمانی امور شیر افگن کے بیان پر کڑی تنقید کرتے ہوئے اسے مسلمانان پاکستان کے لئے لمحہ فکریہ قرار دیا گیا۔ ختم نبوت یوتھ فورس کے ضلعی صدر شیخ عابد حسین صدیقی کی زیر صدارت اجلاس میں ایک قرارداد منظور کرتے ہوئے پیپلز پارٹی کی حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے عقیدہ ختم نبوت کے خلاف اقدامات اور قادیانیوں کی پشت پناہی سے باز آ جائے۔ ورنہ ختم نبوت کے پروانوں کے جذبات قابو سے باہر ہو رہے ہیں۔ قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ بینظیر اپنے والد کے دور حکومت میں تحریک ختم نبوت کو نہ بھولیں۔ جن کی جمہوری آمریت اپنے تمام طاقت استعمال کرنے کے باوجود تحریک کو کچلنے میں ناکام رہی تھی۔

تعزیتی اجلاس

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی ربوہ میں مولانا اسد اللہ قاسمی خطیب جھنگ کی وفات پر ایک تعزیتی اجلاس ہوا۔ مولانا خدابخش نے مولانا اسد اللہ مرحوم کی دینی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ مولانا نے کہا کہ مدح صحابہؓ کے لئے ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ آخر میں مولانا قاضی اللہ یار صاحب نے مولانا مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی۔

مرکزی راہنماؤں کو دعوت عشائیہ

ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں کی آمد پر بھکر کی بزرگ شخصیت استاد القراء حافظ محمد سرفراز صاحب مدظلہ نے اپنے مدرسہ جامعہ فاروقیہ میں دعوت عشائیہ دیا۔ جس میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب، حافظ ممتاز علی، اور صوفی محمد حنیف صاحب سابق چیئرمین بلدیہ کے علاوہ علاقہ کے کافی معززین شریک ہوئے۔

کلمہ طیبہ کے پرنٹ والے کپڑے پر پابندی عائد کی جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کا ایک اجلاس زیر صدارت شوکت علی شاہد ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صاحب دفتر ہذا میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں جاپان سے کلمہ طیبہ کے پرنٹ والے کپڑے کی درآمد پر سخت غم وغصہ کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے محمد متین خالد صدر مجلس ہذا نے بتایا کہ جاپان نے انسانی لباس کے طور پر پہننے کے لئے ایسا کپڑا تیار کیا ہے۔

حاکم والا میں قادیانیوں کی طرف سے کھلے عام اذان دینے، تبلیغ کرنے، کے واقعہ کی مذمت کی۔ حاجی عبدالحمید رحمانی سرپرست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب نے ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر زنانہ سے مطالبہ کیا کہ اس قادیانی ٹیچر کا فوری طور پر تبادلہ کر کے اس کے خلاف فوری قانونی کاروائی کی جائے۔

نالی والہ ننکانہ کی قادیانی معلّم کو تبدیل کیا جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کا ایک اجلاس زیر صدارت حاجی عبدالحمید رحمانی سرپرست مجلس ہذا منعقد ہوا۔ اجلاس میں قادیانیوں کی طرف سے ضلع بھر میں شر انگیز کارروائیوں اور مختلف جگہوں پر تبلیغ کرنے کی سخت الفاظ میں مذمت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے محمد متین خالد صدر مجلس ہذا نے مسماۃ عابدہ نسیم قادیانی معلمہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نالہ ولی والا تحصیل ننکانہ کی طرف سے اپنے اسکول سے مسلمان بچیوں کو قادیانی تبلیغ کرنے کے واقعہ کی پرزور الفاظ میں مذمت کی۔ انہوں نے کہا قادیانی آئے دن کوئی نہ کوئی شرارت کر کے حالات کو خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور عابدہ نسیم قادیانی کا اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ کرنا بھی اسی سازش کا حصہ ہے۔ اجلاس میں شوکت علی شاہد ناظم مجلس ہذا نے موضع جھنگڑ جس پر کلمہ طیبہ کی چھپائی کی گئی ہے۔ اور اسے سپورٹس شرٹس اور اسکرٹس کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ محمد متین خالد صدر مجلس ہذا حاجی عبدالحمید رحمانی سرپرست مجلس ہذا نے پاکستان میں ایسے کپڑے کی درآمد پر فوری پابندی کا مطالبہ کیا ہے۔

تحفظ انسانی حقوق کے نام نہاد علمبردار دراب پٹیل کی قادیانیت نوازی، ڈاکٹر دین محمد کی مذمت

جسٹس دراب پٹیل انسانی حقوق کمیٹی کے چیئرمین نے پنجاب میں قادیانیوں پر ظلم وستم کا جو نام نہاد واویلا کیا ہے۔ وہ قابل مذمت ہے مسٹر دراب پٹیل کو علم ہونا چاہیئے۔ کہ قادیانیوں نے ننکانہ صاحب کے قریب مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن پاک کو نذر آتش کیا۔ اور اس پر ڈھٹائی یہ کہ پنجاب کے کتنے شہروں اور چکوک میں قادیانیوں نے اسلحہ سے لیس ہو کر طاقت کا مظاہرہ کیا۔ اور پاکستان کے قانون کے خلاف بغاوت کی۔ قادیانی ظلم وستم خود کرتے ہیں۔ اور واویلا بھی زیادہ کرتے ہیں۔ ان کے جھوٹے واویلا سے اسلام سے نابلد مسٹر دراب پٹیل جیسے بڑے آدمی انسانی حقوق کے نام نہاد علمبردار بن کر ان کی غلط حمایت پر اتر آتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار آج دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر میں ضلع بھر سے آئے ہوئے کارکنوں کے سامنے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راجا دین محمد فریدی نے کیا۔ آپ نے فرمایا قادیانی ٹولہ ملک میں امن وامان کو تباہ کرنے پر تلا ہوا ہے یہ ملک کے خلاف ایک منظم سازش ہے۔ تاکہ یہ ملک ٹوٹے اور اکھنڈ بھارت بنے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بات اب کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ قادیانی سکھوں سے ملکر ننکانہ کا سودا قادیان سے کرنا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں سب سے پہلے ننکانہ کے قریب قادیانی تنظیم نے قادیانی و مسلم جھگڑا کھڑا کیا۔ جس میں سراسر زیادتی قادیانی ٹولہ کی تھی۔ آپ نے خبردار کیا کہ ان کے ناپاک عزائم کو کبھی کامیاب نہیں ہونا دیا جائے گا۔ انہوں نے مسٹر دراب پٹیل کو خبردار کیا کہ قادیانیوں کی سرپرستی ان کو مہنگی پڑ سکتی ہے۔ پاکستان کے مسلمان کے ووٹ کے معاملہ میں غلطی کر سکتے ہیں۔ لیکن اسلام کے بارے میں بے حد حساس ہیں۔ پاکستان بڑی قربانیوں سے معرض وجود میں آیا تھا۔ اسے قادیانیوں کے عزائم کے مطابق اکھنڈ بھارت نہیں بننا دیا جائے گا۔ آپ نے پیپلز پارٹی کی حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانی بھٹو کے وفادار نہیں رہ سکے۔ اور بھٹو کو تختہ دار تک پہنچانے کا سبب قادیانی بنے۔ لہذا یہ تمہارے بھی وفادار نہیں۔ اور ان کو کلیدی آسامیوں پر فائز کر کے ملک کا مزید نقصان نہ کیا جاوے۔

ختم نبوت یوتھ فورس کے راہنما کا دورہ

لاہور (پ۔ر) ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان

کے مرکزی جنرل سیکرٹری محمد ممتاز اعوان نے لاہور، گوجرانوالہ، چونڈہ، سیالکوٹ، سرگودھا، مروٹ، بہاولنگر، سانگھڑ، شہداد اور اسی طرح ملک کے دیگر حصوں میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں، غنڈہ گردی اور تخریبی کاروائیوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قادیانی گماشتوں کی ملک دشمن سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے۔ اور انہیں قانون کا پابند بنایا جائے۔

بقیہ تعارف و تبصرہ

"تحریک ریشمی رومال تاریخی حقائق کے پس منظر میں" بھی شامل ہے۔ اس مقالہ میں انہوں نے بڑی عرق ریزی سے مکمل جائزہ لے کر اس تحریک کا احاطہ کیا ہے۔ جبکہ دوسرے مقالہ میں تحریک شیخ الہند کا جامع انداز میں حالات و واقعات کا تذکرہ کیا ہے۔ کتاب کے آخر میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن نور اللہ مرقدہ کے دو خطبات صدارت بھی شامل ہیں۔ ان میں پہلا خطبہ صدارت وہ ہے جو انہوں نے جمعیۃ علمائے ہند کے دوسرے سالانہ اجتماع میں پڑھا تھا۔ اس خطبہ میں حضرت موصوف نے مسلمانوں کو درپیش مسائل کا ذکر کیا ہے۔ اور مسلمانوں کو فرائض ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جبکہ دوسرا خطبہ وہ ہے جو نیشنل یونیورسٹی کے افتتاح کے وقت پڑھا گیا۔ اس خطبہ میں شیخ الہندؒ نے طلباء کی تعلیم و تربیت پر زور دیا ہے۔

کتاب کے آغاز میں دارالعلوم دیوبند میں موجود اس انار کے درخت کی تصویر بھی شائع کی گئی ہے۔ جو کہ تعلیمی آغاز کا تاریخی نقطہ تھا۔ علاوہ ازیں حضرت شیخ الہندؒ کی تحریر کے عکس، آغا شورش کاشمیری مرحوم کی عقیدت بھری نظمیں بھی شامل ہیں۔ بعد ازاں حضرت شیخ الہندؒ درسگاہ کے دو روشن ستارے یعنی حضرت مدنیؒ اور حضرت عبیداللہ سندھیؒ کی تصاویر بھی شائع کی گئی ہیں۔ اس کتاب میں موجودہ اور آئندہ نسلیں تحریک آزادی میں اکابرین کے کردار کی جھلک دیکھ سکتی ہیں۔ اور اپنے فرائض کا احساس کر سکتی ہیں۔

بقیہ عقیدہ ختم نبوت

اللہ و خاتم النبیین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لا نبی بعدی، اب جو کوئی کہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہے تو اس کو کافر قرار دیا جائے گا کیونکہ اس نے نص (واضح قرآنی حکم) کا انکار کیا اور اسی طرح اس شخص کی بھی تکفیر کی جائے گی جو اس میں شک کرے، کیونکہ حجت نے حق کو باطل سے ممیز کر دیا ہے اور جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے اس کا دعوے باطل کے سوا کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔

(جلد ۲۲ ص ۱۹۰)

۱۹۔ فتاویٰ عالمگیر، جسے بارہویں صدی ہجری کیا اورنگزیب عالمگیرؒ کے حکم سے ہندوستان کے اکابر علماء نے مرتب کیا تھا، میں لکھا ہے کہ اگر آدمی نہ سمجھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو وہ مسلم نہیں ہے اگر وہ کہے میں اللہ کا رسول ہوں یا پیغمبر ہوں تو اس کی تکفیر کی جائے گی (جلد ۲ ص ۲۶۳)

۲۰۔ علامہ شوکانی (متوفی ۱۲۵۵ھ) اپنی تفسیر فتح القدیر میں لکھتے ہیں، جمہور نے لفظ خاتم کو، ت کے زیر کے ساتھ پڑھا ہے اور عاصم نے زبر کے ساتھ، پہلی قرأت کے معنی یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کو ختم کیا، یعنی سب کے آخر میں آئے اور دوسری قرأت کے معنی یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے مہر کی طرح ہو گئے جس کے ذریعہ سے ان کا سلسلہ سربمہر ہو گیا اور جس کے شمول سے ان کا گروہ مزین ہوا۔

(جلد ۴ ص ۲۷۵)

۲۱۔ علامہ آلوسی (متوفی ۱۲۷۰ھ) تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں "نبی لفظ رسول کی بہ نسبت عام ہے لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے خود بخود لازم آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین بھی ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم انبیاء و رسل ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس دنیا میں وصف نبوت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متصف ہونے کے بعد اب جن و انس میں سے ہر ایک کے لئے نبوت کا وصف منقطع ہو گیا

(جلد ۲۲ ص ۳۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص وحی نبوت کا مدعی ہو اسے کافر قرار دیا جائے گا۔ اس امر میں مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے

(جلد ۲۲ ص ۳۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ایک ایسی بات ہے جسے کتاب اللہ نے صاف صاف بیان کیا، سنت نے واضح طور پر اس کی تصریح کی اور امت نے اس پر اجماع کیا لہٰذا جو اس کے خلاف کوئی دعویٰ کرے اسے کافر قرار دیا جائے گا۔

(جلد ۲۲ ص ۳۹)

بقیہ نونہالان سے

ہے کہ عیاض بن غنم جو مصر کا عامل ہے، باریک کپڑے پہنتا ہے۔ اور اس کے دروازے پر دربان مقرر ہے۔ حضرت عمرؓ نے محمد بن مسلمہ کو بلایا اور اسے مصر بھیجا۔ اور تاکید کی کہ عیاض کو جس حالت میں پاؤ۔ اسے لے آؤ۔ محمد بن مسلمہ نے وہاں پہنچ کر دیکھا واقعی دروازے پر دربان بھی موجود تھا اور عیاض باریک کپڑے کا کرتہ پہنے بیٹھے تھے۔ محمد بن مسلمہ اسی حالت میں ساتھ لے کر مدینہ آئے۔ تو حضرت عمرؓ نے گورنر مصر عیاض بن غنم کا باریک لباس اتروا کر کمبل کا موٹا کپڑا پہنا دیا اور بکریوں کا ایک گلہ منگوا کر حکم دیا کہ یہ جنگل میں لے جا کر چراؤ۔ عیاض کو انکار کی جرأت نہ تھی۔ مگر بار بار کہتے تھے اس سے مر جانا بہتر ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اس سے تجھے عار کیوں ہے۔ تیرے باپ کا نام غنم اسی لئے پڑا کہ وہ بکریاں چرایا کرتا تھا۔ غرض عیاض بن غنم نے دل سے توبہ کی۔ اور جب تک زندہ رہے اپنے فرائض نہایت خوبی سے انجام دیتے رہے

بزم

ختم نبوت کو پڑھ کر مسرت ہوئی

نظام الدین لہڑی منگچر بلوچستان

ہفت روزہ ختم نبوت کا پہلا شمارہ ملا پڑھکر بہت مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔ ہم نے انشاء اللہ اپنے علاقے کے دوکانداروں کے ساتھ شیزان کے بائیکاٹ کرنے کے لئے رابطہ کیا ہے۔ انشاء اللہ العزیز ہم اپنی مہم میں کامیاب ہوں گے۔ اور قادیانیوں کے مکروہ عزائم خاک میں مل جائیں گے۔ اللہ آپ کا حامی وناصر ہو۔

اب مرزائیوں کو بھاگنا ہی پڑیگا

محمد یوسف رانا جوہر آبادی کرور لعل عیسن

ہفت روزہ ختم نبوت ایک جنگ لڑ رہا ہے اس رسالے کی انشاء اللہ فتح ہوگی۔ اور دشمن بھاگ نکلے گا۔ جیسے مرزا طاہر پاکستان سے فرار ہوا۔ اسی طرح اب تمام چیلے مرزائی پاکستان سے بھاگ کھڑے ہوں گے۔ ختم نبوت انشاء اللہ کامیاب رہے گا۔ میری دعا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ختم نبوت شائع کرنے والوں کو اور ہمت عطا فرمائے۔ اور ختم نبوت کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

مبارک باد

حاجی ایم شبیر احمد گھریالہ جہلم

جریدہ ختم نبوت کا عرصہ سے قاری ہوں۔ کئی دفعہ خیال کیا کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں لیکن میری خواہش ادھوری ہی رہی۔ اس مادی دور میں دین اسلام کی خدمت جس طرح آپ سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی اس کا آپ کو اجر دے گی۔ میری طرف سے اتنا معلوماتی جریدہ نکالنے پر مبارکباد قبول کیجئے گا۔ خدا کے حضور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ حبیب مصطفیٰ کے صدقے آپ کو اس نیک مشن میں کامیاب فرمائے۔

(آمین)

تعارف وتبصرہ

(۲) خطبات شیخ الہندؒ مع تحریک ریشمی رومال ڈاکٹر محمد حسین کمال کی نظر میں

صفحات:۔ ۱۰۰ ۔ قیمت:۔ ۱۶ روپے

پتہ:۔ شیخ الہند سوسائٹی شاہ ولی اللہ مارکیٹ کبیروالہ ضلع خانیوال

خطبات شیخ الہند کا دوسرا ایڈیشن ڈاکٹر احمد حسین کمال کے دوسرے مقالہ کے اضافہ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ یہ وہ مقالہ ہے۔ جو ڈاکٹر موصوف نے حضرت مولانا اسعد مدنی مدظلہ کی فرمائش پر شیخ الہند سیمینار منعقدہ دہلی ۱۹۸۲ء کے لئے رقم کیا تھا۔

اس کتاب میں ڈاکٹر صاحب کا پہلا مقالہ بعنوان

باقی ص ۲۶

چھ سالہ بچی سے قادیانی غنڈوں کی زیادتی۔

متعدد حضرات از ناروال سیالکوٹ

بخدمت جناب امیر عالمی وناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان

مورخہ ۱ ستمبر کو ایک سات سالہ بچی کے ساتھ قادیانی لڑکوں نے شرمناک فعل کیا۔ درندگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ناروال کے غیور مسلمانوں کو چیلنج کیا۔ بچی خون میں لت پت ہونے کے بعد بے ہوش ہو گئی۔ جس کو بعد میں ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ بچی کو ہوش آنے کے بعد تین دن تک غشی کے دورے پڑتے رہے۔ شہریان انتظامیہ کے فیصلے کے منتظر رہے جب تین روز بعد ہسپتال کی لیڈی ڈاکٹر نے رپورٹ دی کہ بچی کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوئی۔ شہریوں نے ایک جلوس نکالا۔ اور سارے شہر میں ہڑتال رہی لیکن جلوس کے بعد انتظامیہ نے شہر کے ۲۰ آدمیوں پر شدید نوعیت کے مقدمات درج کر کے ۵ آدمیوں کی گرفتاری پائی۔ گرفتاری کے بعد شریف شہریان پر شدید قسم کا تشدد کیا جاتا رہا۔ اور سارے شہر میں خوف وہراس پھیلا دیا۔ اس کے بعد شہریان نے ایک امن کمیٹی تشکیل دی۔ اور انتظامیہ سے رابطہ کیا۔ جس پر انہوں نے ضمانتیں کروانے پر رضامندی ظاہر کی۔ مقدمات میں ملوث اب ضمانتیں کروا رہے ہیں۔ لیکن کیس بدستور جاری ہے۔ ہم شہریان حلفاً بیان دیتے ہیں۔ یہ ۲ لڑکے قادیانی ہیں۔ اور ان کے پیچھے قادیانی مشینری کام کر رہی ہے۔ اور ممکن ہے۔ قادیانی اپنی ملی بھگت سے اس کیس کو ختم کرا دیں۔ ہم شہریان ادارہ انجمن تحفظ ختم نبوت سے گذارش کرتے ہیں کہ یہ خالصتاً مذہبی مسئلہ ہے۔ یہ ادارہ جسطرح ملک کے اندر اور باہر قادیانیوں کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح ناروال کا یہ شرمناک واقعہ آپ کے ادارے کی خاص توجہ کا حقدار ہے۔ اور ہم آپ سے اپیل کرتے ہیں کہ ملکی سطح پر حکومت پر دباؤ ڈالا جائے۔ اور ہمارے مقدمات فوراً واپس لئے جائیں اور قادیانی مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے آپ کے جلد اقدام پر ہم شہریان آپ کے مشکور رہیں۔

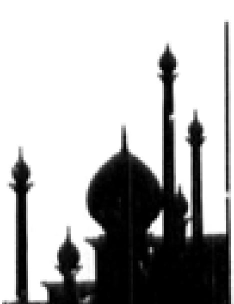

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-16o

۷۸۶

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ
(الحدیث)

۸

آٹھویں سالانہ کل پاکستان عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

بتاریخ

۲،۳ نومبر ۱۹۸۹ بروز جمعرات جمعہ
مسلم کالونی صدیق آباد ربوہ

دار العلوم دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا سعید احمد صاحب مدظلہ خطبۂ جمعہ دینگے ان کے علاوہ بھارت سے اکابر علماء بھی شریک ہونگے

زیر صدارت
مخدوم المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ
— امیر —
مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

- حسب سابق تزک و احتشام سے منعقد ہوگی
- کانفرنس میں چاروں صوبوں سے تمام مکاتب فکر کے رہنما تشریف لائیں گے۔ اس تشت و افتراق کی مسموم فضا میں یہ کانفرنس اتحاد ملی کا سیمینار ثابت ہوگی
- جس میں ملک بھر کے مشائخ، علماء، اکابرین امت راہنمایان قوم، دانشور، وکلاء غرضیکہ ہر طبقہ حیات سے تعلق رکھنے والے رہنما شرکت کریں گے۔

- تمام مقامی جماعتیں آج سے تیاری شروع کردیں
- جوق در جوق شرکت سے کانفرنس کو مثالی اور کامیاب بنائیں۔

کانفرنس کو بہتر بنانے کے لیے اپنی اپنی تجاویز ارسال کریں۔

رابطہ کیلئے

ملتان ۴۰۹۷۸	بخاری مسجد کنری
فیصل آباد ۲۴۷۰۰ / ۳۳۵۲۲	احمد پور شرقیہ ۹۰۲
سرگودھا ۶۰۴۷۴	بنوں جامع بخاری
ربوہ ۴۶۶	خانیوال ۷۲۹
لاہور ۵۳۴۳۳	ہری پور ۴۳۸۶
گوجرانوالہ ۷۵۶۵۶	دہاڑی ۳۱۵
سیالکوٹ ۸۲۲۶۳	صادق آباد ۲۵۱۱
راولپنڈی ۵۵۱۷۷۵	بھکر ۸۸۹
اسلام آباد ۸۲۹۱۸۶	خانقاہ سراجیہ میانوالی
ڈیرہ غازیخان ۳۳۵۳	مانسہرہ مرکزی جامع مسجد ۲۸۲۲
ڈیرہ اسماعیل خان ۳۶۶۱	اٹک ۲۸۶۲
بہاولپور پی پی ۲۷۹۵	جھنگ ۲۸۶۹ / ۳۲۹۵
بہاولنگر ۵۵۳	سکھر ۸۵۹۱۳ / ۸۷۲۷۴
رحیم یار خان ۴۰۱۸	کوئٹہ ۷۱۱۶۴ / ۷۰۹۳۷ / ۷۳۶۵۶
پشاور ۶۲۸۳۹	ٹوبہ ٹیک سنگھ ۲۷۱۱ / ۲۸۱۱
ٹنڈوآدم ۵۱۳	
حیدرآباد ۸۴۳۸۶	
نوابشاہ ۴۴۷۸	

مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب ناظم اعلیٰ مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر ملتان پاکستان